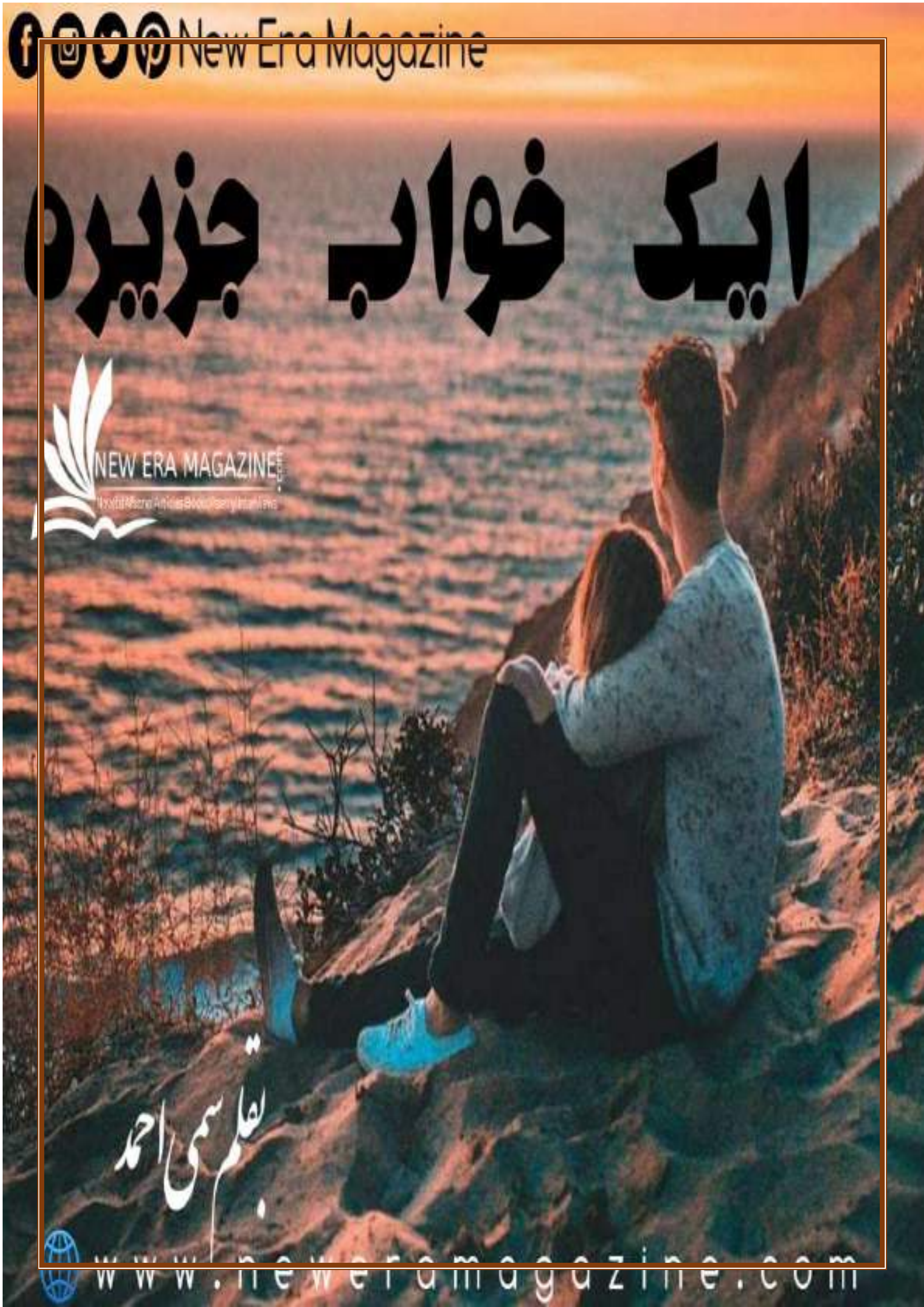
New Era Magazine
ایک خواب جزیرہ
NEW ERA MAGAZINE
بقلم سمی احمد
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک خواب جزیرہ

از سمی احمد

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی جھاڑیوں کو آرام سے ہٹاتے
ہوئے وہ آگے بڑھ رہی تھی اسنے آج حسب خلاف لائٹ پرپل رنگ
کا گاؤن پہنا ہوا تھا لمبے بالوں میں موتی اٹکے ہوئے تھے اب اسکا خوف
بلکل ختم ہو چکا تھا اب اب اسے اشتیاق تھا اس جگہ کو کھوجنے کا اس
لڑکے کو ڈھونڈنے کا جسکو وہ دیکھتی تھی آخر کار وہ اس جگہ پہنچ گئی
وہاں اک نہایت خوبصورت جھیل تھی قزح وہی بیٹھ گئی اور اس جھیل
میں چھوٹے چھوٹے ساتھ پڑے سنہری پتھر مارنے لگی اچانک اسے اپنے
کاندھوں میں چبھن محسوس ہوئی اسنے تکلیف سے اپنے دونوں کاندھوں
کو پکڑ لیا درد سے اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھی درد بڑھ رہا تھا اور اسکی
سسکیاں گونج رہی تھی اب وہاں وہ اس درد کو برداشت کرنے کی
کوشش کر رہی تھی کہ اچانک اسے لگا جیسے اسکے دونوں کاندھوں پر
کسی نے اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہیں جیسے ہی اسنے پیچھے دیکھا وہاں
کوئی نہیں تھا لیکن اسکا درد بلکل ختم ہو چکا تھا لیکن وہ بے حد خوف
زدہ ہوگئی تھی اسی گھبراہٹ میں اسکا پاؤں ایک پتھر سے بہت زور سے
ٹکرایا اور وہ سیدھی جھیل میں جا گری اسے تیرنا نہیں آتا تھا وہ زور

زور سے چیخ رہی تھی وہ ڈوب رہی تھی اسکا سانس اب بلکل بند ہو رہا تھا وہ ڈوب چکی تھی اب وہ پانی کی گہرائی میں جا رہی تھی اچانک ایک لمبی سانس کے ساتھ قزح کی آنکھ کھلی وہ زور زور سے ہانپ رہی تھی جیسے واقی پانی میں ڈوب رہی تھی

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ اب تو مجھے سوتے ہوئے بھی ڈر " لگتا ہے "وہ خود کلامی کرتے ہوئے اپنی نانو کے کمرے میں داخل ہوئی جہاں وہ کوئی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی قزح کو دیکھ کر سمجھ گی قزح انکی گود میں جا کر لیٹ گئی بغیر کچھ کہے اسکی نانو نے ایک لمبا سانس لیا اور کتاب کو سائیڈ میں رکھ کر اسکے سر میں انگلیاں چلانے لگی

پھر سے خواب دیکھ لیا ؟ اسکی نانو نے پوچھا "

جی اور آج میں ڈوب رہی تھی بلکہ ڈوب گئی تھی نانو آپکو پتا ہے " مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں وہاں سچ مچ جاتی ہوں وہ جگہ وہ ایک خوبصورت جزیرہ ہے جہاں ہر طرف پھول اور سبزہ ہے اور وہ جھیل نانو بے حد خوبصورت ہے میرا دل نہیں چاہتا کہ میں وہاں سے لوٹوں

لیکن پھر میرے ساتھ برا ہوتا ہے ہمیشہ اور میرا خواب ٹوٹ جاتا ہے

کاش وہ خواب جزیرہ اصل میں ہوتا "وہ سب اپنی نانو کو بتا گئی

قزح فضول مت سوچا کرو یہ سب کچھ سوچتی ہو تب ہی تو تمہیں یہ "

سب کچھ نظر آتا ہے اور حقیقت میں خواب کچھ نہیں ہوتے سب

ایماجینیشن ہیں تمہاری اور کچھ بھی نہیں "اسکی نانو نے اسے سمجھاتے

ہوئے کہا جبکہ اسنے ابھی تک اس لڑکے کے بارے میں نہیں بتایا تھا

جسکو وہ محسوس کرتی تھی جو ہر پل اسے محسوس ہوتا تھا لیکن صرف اس

خواب میں وہ چپ چاپ اٹھی اور کوئی کتاب اٹھا لی نیند تو اسے اب

ویسے ہی نہیں آنی تھی

نیویارک میں ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت سا گھر تھا انکا اسکی ماں اور

باپ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے تب سے وہ اپنی نانو کے ساتھ

رہتی تھی وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی ہمیشہ سادہ رہتی لیکن اس سادگی

میں بھی کئی اسکے دیوانے تھے لیکن وہ کیسی میں بھی انٹریسٹ نہیں لیتی

تھی وہ میڈیکل کی اسٹوڈینٹ تھی زہین تھی اس وقت وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی اسنے ایک ریڈ شرٹ اور بلیک پہنی اور مفلر گلے میں ڈال کر اپنے لمبے بالوں کو جو بیبی کٹ کی شیپ میں تھے انہیں پونی ٹیل میں بنا کر اپنا بیگ اٹھا کر کالج جانے کو تیار تھی میک اپ کبھی نہیں کیا اسنے نہ ہی ضرورت تھی صرف لیپ گلوس لگایا ان سردیوں میں اسے یہاں رہنا بہت پسند تھا وہ نیچے آگئی تا کہ ناشتہ کر سکے

" Timmi where is breakfast ? (ٹمی میرا ناشتہ کہاں ہے)

Here it is mam kaza (یہ رہا میم قزح)

ارے میری پرنسس آٹھ گئی اسکی نانو نے اسے پیار کرتے ہوئے پوچھا

جواہن وہ مسکرا دی اور ناشتہ کرنے لگی اسے اب کالج کے لئے دیر ہو رہی تھی

نانو مجھے دیر ہو رہی ہے میں جا رہی ہوں اللہ حافظ بائے ٹمی "

وہ چلتی ہوئی گھر سے نکلی اسکا گھر کالج سے قریب تھا اس لیے وہ واک کر کے جاتی تھی وہاں اچانک اسکے سامنے ایک بائیک رکی قزح کے ماتھے پر بل پڑے سامنے والے کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی

یہ کیا حرکت ہے شرم نہیں آتی تم کو ہٹو آگے سے یو کریپ "قزح " نے انتہائی غصے سے اپنے آگے کھڑے اس عذاب کو دیکھا جو زچ کرنے کے موڈ میں تھا شفان اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا جبکہ قزح اسے غصے سے دیکھ رہی تھی

وہی تو آپکو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں میری دوست بن جائیں " پھر میری حرکتیں بتمیزی نہیں لگے گی کیا خرابی ہے مجھ میں آخر ہاں. ؟ "شفان نے آخر میں زرہ سنجیدہ سا پوچھا تھا قزح نے اسے چونک کر دیکھا وہ چھ فٹ کا ایک خوبصورت لڑکا تھا اسکی آنکھیں بے حد خوبصورت تھیں گورا چٹا رنگ تھا اسکا قزح نے اپنا سر جھٹکا اور وہاں سے جانے لگی جب کہ شفان وہی کھڑا اسے جاتے دیکھنے لگا شفان کو

یہاں شفٹ ہوئے ایک سال ہوگیا تھا اتنے عرصے میں اس پر اس محلے کی ساری لڑکیاں مر مٹی تھیں لیکن وہ مر مٹا تھا تو صرف قزح پر قزح کا انداز ہر کسی سے الگ تھا وہ پکے ہوئے پھل کی طرح جھولی میں گر جانے والیوں میں سے نہیں تھی تبھی شفان کو وہ پسند تھی وہ روز قزح کو دوستی کی ریکوسٹ کرتا اور قزح اسے جھٹک دیتی

✏📒✏📒✏📒✏📒📒✏📒✏📒📒✏📒✏📒

اسلام و علیکم نانو !قزح کالج سے واپس آگئی تھی اور اپنی نانو کو ہگ کر کہ سلام کیا جوابن اسے نانو نے ڈھیر سارا پیار کیا

نانو بھوک لگ رہی ہے کھانا بنایا ہے ممی نے ؟ قزح نے کھیرا اٹھا کر " کھاتے ہوئے پوچھا تھا

ہاں ہاں کھانا کیا آج تو سویٹ ڈش بھی بنی ہوئی ہے" !

یہ آواز ؟ یہ تو "قزح نے چونک کر دیکھا اسے شفان کھڑا سویٹ"

ڈش فرج میں رکھ رہا تھا قزح ی آنکھوں میں بے حد غصہ آگیا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟ قزح نے غصے سے پوچھا"

قزح یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا تمیز بھول گئ ہو کیا "قزح نے" غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں تھیں

مجھے بھوک نہیں ہے !قزح اپنے کمرے میں چلی گئ تھی اور نانو نے اپنا سر پکڑ لیا تھا

قزح بیٹھی ہوئی تھی تب ہی اسکو دروازے پر دستک سنائی دی ۔

نانو مجھے آپسے "اسنے مڑ کر دیکھا تو وہاں شفان کھڑا ہوا تھا وہ چلتا " ہوا آیا اور قزح کے ساتھ بیٹھ گیا

پتا ہے میں بھی ایسے ہی اپنے ماما بابا نانا نانو دادا دادو کے ساتھ لاڈ " پیار کرتا تھا چھوٹی چھوٹی باتوں پر چڑ جایا کرتا تھا پتا تھا کہ وہ مانا لیں گیں بہت محبت کرتے تھے مجھ سے سب بہت زیادہ اکلوتا بیٹا تھا سب کا من چاہا کھانا پینا گھومنا پھرنا پھر ایک دن سبکو کہیں جانا تھا شادی تھی

بابا کے کلائنٹ کے بیٹے کی تو بابا نے سبکو بولا کہ چلتے ہیں مجھے دوستو
کے ساتھ جانا تھا ٹرپ پر واپس آیا تو انکی ڈیڈ باڈیز ائی ہوئی تھی
میرے سارے چاچا اور باقی سب رشتہ دار بین کر رہے تھے شادی میں
کسی نے بلاسٹ کروا دیا تھا کوئی نہیں بچا میرا پورا گھر تباہ ہوگیا تھا ایک
پل میں۔۔ میں یہاں آیا تو تم بہت اچھی لگی تھی مجھے سوچا تمہیں
دوست بنا لونگا "قزح نے اسکی خوبصورت سی آنکھوں میں ایک آنسو
دیکھا اسے نہیں پتا تھا وہ کیا کر رہی ہے اسنے بے خودی میں اسکے گال
پر سے آنسو کو صاف کیا جبکہ شفان اسکی اس بے باکی پر حیران سا اسے
دیکھے گیا جب کہ وہ کھوئے ہوئے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی کمرے
میں بلکل خاموشی تھی اور دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے میں کھوئی
ہوئی تھی اچانک سے قزح کو ہوش آیا اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی

آئی ایم سوری مجھے پتا نہیں تھا کہ یہ سب ہوا ہے تمہارے ساتھ "
آج سے میں تمہاری دوست جوابن وہ مسکرایا تو اسکے گال پر ابھرا ہوا
گڑھا قزح کو بے حد خوبصورت لگا اسنے بے اختیار اپنی آنکھیں چرائی یہ

بات شفان بھی نوٹ کر چکا تھا

آؤ کھانا کھاتے ہیں ۔ اچانک سے شفان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر لے " جانے لگا اور قزح کو لگا جیسے اسکے سارے وجود کا خون سمٹ کر اسکے ہاتھ میں آگیا ہو جبکہ شفان اب پر سکون تھا !

✏️📒✏️📒✏️📒✏️📒✏️📒✏️📒

✏️📒✏️📒

وہ حسب معمول اس خواب جھیل پر بیٹھی ہوئی تھی آج اس جگہ پر بے حد چمک تھی قزح نے آج سفید رنگ کا گاؤن پہنا ہوا تھا لمبے بال آج کرل کی صورت میں تھے اچانک جھیل میں سے سفید رنگ کی تتلیاں اڑ کر قزح کے پاس آنے لگی قزح بہت خوش ہوگئی تھی اب وہ تتلیاں اڑ کر دوسری طرف جانے لگی قزح بھی انکی طرف بھاگی اچانک قزح رکی وہاں کوئی بلیک ہوڈی میں کھڑا تھا اسکے اور قزح کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تھا

کون ہو تم ؟ کیا تم وہی ہو جو مجھے محسوس ہوتے ہو ؟ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیز میری بات سنو ایک بار جواب تو دو ہو کون تم آخر ؟؟ اس سے پہلے وہ اس تک پہنچ پاتی وہ غائب ہو گیا تھا قزح کی آنکھ اک دم کھل گئی اور وہ پھر سے اس عجیب خواب کے بارے میں سوچنے لگی سوچتے ہوئے اس کو پھر سے نیند آگئی تھی

NEW ERA MAGAZINE

حمنہ جہاں قزح کے کمرے میں داخل ہوئی اور اس کو سوتا دیکھ کر سکون سے واپس آگئی تھی ایک کمرا کھولا اور ایک تصویر اٹھائی اور اسے دیکھتے ہوئے انکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے تھے

آہ حیات کیوں چلی گئی تم مجھے چھوڑ کر دیکھو کتنی تنہا ہو گئی ہوں " میں اسکی تصویر کو دیکھتے ہوئے انکی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ایک فلم کی طرح چلنے لگا

LRI PDI LRI PDI LRI

.. " ماضی"

ارے بھائی رابرٹ تم بڑے ہی ڈرپوک ہو "حیات تھکے ہوئے اور" ہانپتے ہوئے رابرٹ کو دیکھ کر ہنس پڑی جو بیچارہ تقریباً تین گھنٹوں سے مسلسل چل رہا تھا جو کہ حیات کا باڈی گارڈ تھا حیات جہاں جاتی رابرٹ وہی پایا جاتا اس وقت وہ اپنے والدین سے ضد کر کے پاکستان کی سیر کو نکلی تھی جو کہ اسکا شوق تھا ملک ملک گھومنا ٹورزم کا شوق اسے بچپن سے تھا ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی وہ اور انکی بے حد لاڈلی اس وقت وہ سوات کے ایک خوبصورت مقام کی طرف تھی ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر وہ اس نظارے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ساتھ ساتھ چوکلیٹ بھی کھا رہی تھی

رابرٹ یہ جگہ تو بہت خوبصورت ہے بھئی یہ تو پورا کا پورا گھوم لیا " ہم نے اب یہ بتاؤ کہ اور کوئی جگہ ہے جہاں جایا جا سکے رابرٹ تم سے پوچھ رہی ہوں ؟؟ حیات نے وادی کے حسن میں کھوئے رابرٹ

سے پوچھا

! میم ایک جگہ ہے پر "

پر؟؟ "

لوگ کہتے ہیں کہ وہاں پر جا نہیں سکتا کہتے ہیں جو لوگ وہاں گئے " ہیں وہ نا کام لوٹے ہیں اور تو اور لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہاں ان دیکھی مخلوق رہتی ہے جو کسی کو وہاں آنے نہیں دیتی !رابرٹ نے گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا اور حیات کی نہ رکنے والی ہنسی شروع ہو چکی تھی

سیریسلی اوہ مائی گاڈ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا یہ لوگ پاگل ہیں میں تو جاؤ گی " وہاں ہر حال میں "حیات نے فیصلہ کن انداز میں کہا

سوری میں آپکو وہاں جانے نہیں دوں گا وہاں خطرہ ہے "رابرٹ " نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا تو حیات نے ہار مانی لیکن صرف اسکے سامنے کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ وہ کبھی بھی وہاں جانے نہیں

دے گا اسے

چلو اب واپس چلتے ہیں "حیات نے وہاں کی ویڈیوز اور تصاویر وغیرہ " کے لی تھی اور راستے میں جاتے جاتے اس جگہ کا پتا بھی رابرٹ سے اگلوا لیا تھا اسکے ہونٹوں پر اس وقت ایک شرارتی مسکراہٹ تھی

حیات کو روک کر دیکھاؤ کوئی "دل ہی دل وہ لاہے عمل بناتے " ہوئے ہوٹل کی طرف روانہ ہوگئے۔۔۔

LRI✏PDI📒LRI✏PDI📒LRI✏PDI📒LRI✏PDI📒LRI✏PDI📒LRI✏PDI📒
LRI✏PDI📒LRI✏PDI📒

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قزح اٹھی اور تیار ہونے لگی اسنے ناشتہ بھی نہیں کیا اسکی نانو ابھی تک سو رہی تھی اس لیے اسکو ناشتہ کرنے پر کسی نے زور نہیں دیا ممّی کہتی رہ گئی لیکن وہ دیر دیر کا شور مچاتی نکل آئی گھر سے سامنے ہی اسے شفان آتا دیکھائی دیا جسکے لبوں پر حسب معمول ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی

کسی کی مسکراہٹ اتنی بھی خوبصورت کیسے ہو سکتی ہے "بے اختیار "
اسکے دل نے کہا اتنے میں شفان بھی وہاں پہنچ گیا تھا

یہ تو آپ کے ناشتے کا وقت ہے آپ نے ناشتہ نہیں کیا ؟؟ شفان "
نے آنکھیں دیکھاتے ہوئے پوچھا اس انداز میں بھی وہ قزح کو بے حد
خوبصورت لگا تھا کسی ٹرانس کی کیفیت میں اسکا سر نفی میں حل گیا تھا
شفان نے اپنے بیگ سے ایک ڈبہ نکالا اسکا ہاتھ پکڑ کر فٹ پاتھ پر
بیٹھا کر اسے ڈبہ دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناشتہ کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا "اسکا ہر انداز قزح کو "
گھائل کر رہا تھا وہ آنکھیں جھپکا جھپکا کر اسے دیکھ رہی تھی اور شفان
اسے دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کیے ہوئے تھا اچانک وہ جھکا قزح کا دل
ٹرین کی سی رفتار میں دھڑکنے لگا

کیا ہو گیا ہے "؟" شفان نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی قزح "
خود میں سمٹ گئی تھی جلدی جلدی پیچھے ہوئی اور ڈبہ کھول کر سینڈوچ
کھانے لگی

تم نے بنایا ہے بہت مزے کا ہے شکریہ "قزح نے اسکا شکریہ ادا " کیا اور آٹھ کھڑی ہوئی

چلو اب میں چلتی ہوں کافی دیر ہوگئی ہے جانا چاہیے مجھے اب ورنہ " کالج بند ہو جائے گا "قزح بغیر اسکی طرف دیکھے بولی تھی شفان نے بھی سر اثبات میں ہلا کر اپنی الگ راہے کی تھی آمنے سامنے ہی انکے کالج تھے

LRI🖊PDI📒LRI🖊PDI📒LRI🖊PDI📒LRI🖊PDI📒LRI🖊PDI📒LRI🖊PDI📒LRI🖊PDI📒LRI🖊PDI📒LRI

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہو تم میرے سامنے آؤ کیوں آتے ہو بار بار کیا لگتی ہوں میں" تمہاری کیوں نہیں چھوڑ دیتے میری جان سامنے آؤ سامنے آؤ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی ااااااااا سامنے آؤ "وہ زور زور سے چیخ رہی تھی چیختے چلاتے ہوئے وہ نیچے جھکتی بیٹھ گئی یہاں کوئی نہیں تھا چاروں طرف پہاڑ تھے اور وہ پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی آنسوں تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اسنے کالا رنگ پہنا ہوا تھا اسکے نازک

پاؤں بری طرح دکھ رہے تھے اسکے پاؤں میں لال رنگ کی پائیل تھی آسکی نازک سی گردن میں لال رنگ کا ایک خوبصورت ترین بیش قیمت گلوبند تھا کانوں میں بھی لال رنگ کے ہیرے چمک رہے تھے وہ اٹھی اس جگہ پر وہ کئ بار اچکی تھی اس لیے ڈر اب ختم ہو گیا تھا اس جگہ کا وہ اٹھی اور آگے چلتے چلتے اسے ایک خوبصورت ترین جھیل دیکھائی دی وہ دنگ سی اس جھیل کو دیکھتے ہوئے وہی بیٹھ گئ

کون ہو تم آخر کیوں مجھے اس جگہ پر لاتے ہو مجھے دیکھائی کیوں نہیں دیتے نہ ہی سنائی دیتے ہو لیکن مجھے پتہ ہے تم ہو اس جگہ جانتی ہوں میں تم ہو میرا وہم نہیں ہو تم مجھے پتا ہے "قزح نے چیختے ہوئے کہا جیسے وہ وہی ہو اور اسے سن رہا ہو

بہت جلد تم مجھے دیکھو گی "قزح کو اپنے کان کے پاس ایک " خوبصورت آواز میں ایک سرگوشی سنائی دی قزح ایک دن ڈر کے اٹھی اور بھاگنے لگی

کمرے میں قزح کی آوازیں گونج رہی تھی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا جو

سنتا

سامنے آؤ ۔۔ سامنے آؤ "قزح بس یہی بول رہی تھی فجر کا وقت" تھا قزح کی نانو نماز کے لیے اٹھی تو قزح کی آوازیں انہیں سنائی دی وہ جلدی سے قزح کے کمرے میں داخل ہوئی قزح بیڈ پر سے نیچے گر چکی تھی اور فرش پر گری مسلسل ایک ہی لفظ دہرا رہی تھی۔۔۔

وہ اٹھی تو اسکے سر میں کافی درد تھا اسنے آج کالج سے چھٹی کرنے کا ارادہ کیا تھا تا کہ وہ ریسٹ کر سکے اسکو ہلکا ہلکا سا بخار بھی ہو رہا تھا اسکو اپنا جسم تپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ فرش ہو کر آئی تو نیچے اسے شفان دیکھائی دیا وہ بے دھیانی میں اسے دیکھتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی اتنی بے خودی تھی کہ وہ یہ بھی نہ دیکھ پائی کہ میں سیڑھیاں کیسے اتر رہی ہوں آخر کار اسکا پاؤں سلپ ہوا ایسا ہونے پہ اچانک اسکی آنکھیں بند ہو گئی اس سے پہلے وہ گرتی وہ شفان کی باہوں میں تھی اسنے اپنی آنکھیں زور سے میچیں ہوئی تھی کیسی دل فریب خوشبو پر

اسنے اپنی آنکھیں آہستہ آہستہ کھولنی شروع کی خود کو شفان کے اس قدر قریب دیکھ کروہ پھر سے اپنے ہوش کھونے لگی اسنے بے اختیار اپنی باہوں کا اسکے گرد حصار بنایا جبکہ شفان اسکی اس حرکت سے مسکرا پڑا وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ٹیبل تک گیا اور اسے نیچے اتارا تو وہ حوش میں آئی اور اچھی خاصی شرمندہ ہو گئی

یہ کیا ہو جاتا ہے مجھے شفان کو دیکھ کر ہوش ہی نہیں رہتا ایسا کیوں " ہوتا ہے آخر کیوں دل چاہتا ہے وہ میرے قریب ہی رہے اف یہ کیا سوچ رہی ہوں میں "قزح نے جلدی جلدی خود کو نارمل کیا اور سیدھی ہو کر بیٹھی وہ اس وقت کھلے عام سے نائٹ ڈریس میں تھی

تم یہاں صبح صبح خیر ہے ؟ قزح نے جوس گلاس میں ڈال کر اسکے " سامنے رکھا تھا شفان مسکرایا

" اف ایک تو اس بندے کی مسکراہٹ "

ہاں نانو نے بلالیا تھا شاید کوئی کام تھا انکو ویسے تم آج کالج نہیں جا" رہی ؟ شفان نے اسے پوچھا

نہیں آج میری طبیعت مجھے سہی نہیں لگ رہی ریسٹ کرنا چاہتی "
ہوں آج میں "اسنے جوس پیتے ہوئے جواب دیا تھا

ارے کیا ہوا طبیعت کو مجھے بتایا نہیں ڈاکٹر کو دکھایا کیا ؟ میں لے"
جاؤں بلکہ میں میں لے جاتا ہوں !شفان ایک دم گھبرا گیا اسکی طبیعت
کے بارے میں سن کر

ریلیکس شفان !کیا ہو گیا ہلکا سا درد ہے بس"۔ اسنے اسکی ہڑ بڑی پر "
ہنس کر جواب دیا اتنے میں نانو بھی آگئی تھی گرم گرم ناشتہ کے ساتھ

ارے میرا بچہ اٹھ گیا "نانو نے محبت سے کہا جوابن اسنے انہیں گال "
پر کس کی تھی

نانو دیکھ لیں اسکو اسکی طبیعت خراب ہے اور یہ ڈاکٹر کے پاس نہیں "
جا رہی سمجھائیں اسکو "شفان نے سخت لہجے میں کہا تھا جس پر وہ
دونوں مسکرا دی تھیں

شفان میں ٹھیک ہو جاؤں گی اصل میں آج ٹیسٹ یاد نہیں تھا اس "

لئے چھٹی کی "وہ ہنس کر بولی تو شفان نے اسے آنکھیں دیکھائی جوابن وہ سارے ہنس پڑے

ارے ہاں وہ ندا کی منگنی ہے قزح !اسکی نانو کو اچانک یاد آیا "

اچھا نانو تو کب جانا ہے ؟ "

آئی ایم نوٹ گوئینگ !اسکی نانو نے کہا "

مجھے بہت کام ہے اینجیو میں آپ شفان کے ساتھ چلی جاؤ آج آپ "

دونوں ایک بجے نکل جانا جلدی پہنچ جانا "نانو نے کہا تو وہ دونوں سر ہلا کر ہاں ٹھیک ہے کہا

☕📒PDI🖊LRI

ماضی...

رابرٹ سو چکا تھا حیات اپنے کمرے سے باہر نکل آئی اپنا فون آف کر کے وہی رکھ کر نائٹ ڈریس کے اپر ہی جلدی جلدی سے اسنے جیکٹ پہن لی اور مفلر گلے میں ڈال کر شوز پہن کر وہ نکل پڑی رات کے

بج رہے تھے اور وہ ڈرائیونگ کر کے اس جگہ پر آئی جہاں وہ آج 12 گھومنے آئی تھی رابرٹ کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہو گئی وہ دو گھنٹے مسلسل چل کر وہ نڈھال سی ہوگئی اپنے بیگ سے پانی نکال کر پی کر وہ دوبارا چل پڑی ایک گھنٹے مزید چلنے پر اسے کچھ عجیب سی جھاڑیاں نظر آ رہی تھی ایسے جیسے آگے راستہ بند ہو وہ لیکن وہ حیات تھی جھاڑیوں کو ہٹاتے ہوئے آگے بڑھنے لگی مسلسل جھاڑیوں میں چل چل کر اب وہ تھکنے لگی تھی اسکا دل کیا کہ وہ واپس چلی جائے لیکن شیطانی دماغ نے صاف انکار کر دیا چلتے چلتے اسے کچھ چمک دیکھائی دی وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی چلتے چلتے وہ ایک جھیل کے پاس پہنچ گئی تھی حیران کن سی وہ اس خوبصورت ترین جھیل کو دیکھنے لگی

یہاں بھلا کوئی کیوں نہیں آسکتا تھا میں تو آگئی "اسنے وقت دیکھنے کے" لیے واچھ نکالی تو وہ رک گئی اچانک جس وقت وہ وہاں سے نکلی تھی اسی وقت گھڑی بند ہو گئی تھی وہ حیران سی آس پاس کے ماحول کو دیکھ رہی تھی اب اسے سہی معنوں میں ڈر بھی لگ رہا تھا

رابرٹ کہ رہا تھا یہاں کوئی نہیں آسکتا پھر میں کیسے آگئی یہاں "اب"
وہ خوف سے کپکپا رہی تھی اچانک اسے لگا تھوڑی دیر کوئی گھڑ سواری
کر رہا ہو وہ عادت سے مجبور آگے بڑھ گئی دور سے اسے ایک شخص
گھوڑے پر سواری کرتا ہوا دیکھائی دیا تھا وہ خوش ہوگئی تھی کہ یہاں
کوئی رہتا بھی ہے وہ گھوڑا اسکے پاس آ رہا تھا اور اسکے دل کی دھڑکن
بھی گھوڑے کی نسبت تیز رفتار ہونے لگی وہ گھوڑا پاس آکر رکا اس
شخص کی شکل حیات کو دیکھائی نہیں دے رہی تھی اس شخص اچانک
نیچے جھکا اور حیات کو باہوں میں بھر کر اسے اپنے حصار میں گھوڑے
پر بیٹھا دیا تھا حیات کی چیخ بے ساختہ نکلی

چھوڑو مجھے بے حیا بے شرم نالائق "حیات اسے مارنے میں مصروف "
تھی اور وہ گھوڑا چلانے میں

دیکھو جانے دو مجھے ورنہ میں بہت ماروں گی "اب وہ رونے لگی تھی "
لیکن اس شخص کو بلکل بھی رحم نہ آیا تھا نہ ہی وہ کچھ بول رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

#ماضی....

چھوڑو مجھے جاہل انسان کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے دیکھو میں بتا رہی ہوں میں مادوں گی تمہیں "وہ بول بول کر تھک چکی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے نہ وہ کچھ بول رہا تھا نہ ہی کچھ کر رہا تھا سوائے گھوڑا چلانے کے حیات کو اب نیند آ رہی تھی ایسی سیچویشن میں بھی وہ سو چکی تھی گھڑ سوار کے خوبصورت چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی اب وہ سکون سے گھوڑا چلانے میں مصروف تھا ۔۔۔۔

LRI🖊PDI📒☕

#۔۔۔۔۔ حال

وہ ندا)اسکی کزن(کی شادی میں جانے کے لیے اب تیار تھی اسنے جینس اور بلو شرٹ پہنی ہوئی تھی گلے میں مفلر اچھی طرح ڈال کر ہاتھوں میں گلوز پہن کر اسنے بالوں کی فرنچ ناٹ بنا کر لبوں پر ہلکا سا

گلوس لگا کر اس گلوس کو اپنے بیگ میں ڈال لیا تھا شوز پہن کر وہ نیچے آگئی شفان پہلے سے ہی تیار تھا نانو کو اچھے سے مل کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی سفر شروع ہو چکا تھا شفان دھیرے دھیرے ڈرائیور کر رہا تھا سردی اپنے عروج پر تھی دسمبر کے اوائل دن تھے اب وہ لوگ ابادی سے دور آگئے تھے شفان نے میوزک آن کر دیا تھا کیوں کہ شاید قزح نے شاید نہ بولنے کی قسم کھا رکھی تھی ۔

اے دل ٹھہر جا جینے کی کوئی تو وجہ ڈھونڈ لے ۔

گھبرا نہ غم سے اپنی خوشی کا تو پتا ڈھونڈ لے ۔

تو پیار کر اظہار کر ہے پیار ہی غم کی دوا ۔۔

سن لے زرا ۔سن لے زرا اے میرے دل تو سن کے زرا ۔۔

قزح کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اگر میوزک آن نہ ہوتا تو شفان آرام سے اسکی دھڑکنے سن سکتا تھا اسکا چہرا بھی لال ہو رہا تھا

کیا ہو جاتا ہے مجھے شفان کے ساتھ جب بھی رہوں کیوں اتنی بے "

تاب ہو جاتی ہوں میں کیوں اسکی طرف دیکھ نہیں پاتی آخر کیا وجہ ہے

وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھی "

ہوں پیار تیرا۔ محسوس کر تو ۔سینے میں تیرے اترا ہوں میں ۔ "

چھو کے مجھے تو پہچان لے گا ۔ لمحہ تیرا ہی گزرا ہوں میں ۔

آنکھوں میں تیری یہ رات ہے جو ۔ اس رات کی ہے مجھ میں صبح ۔

کہرے کے پیچھے میں روشنی سا تیرے لئے ہی ٹھرا ہوں میں ۔

ڈھونڈ لے جو کھو گیا میں ہوں تیرا وہ راستہ ۔

سن لے زرا سن لے زرا اے میرے دل تو سن لے زرا ۔۔۔

قزح نے ایک دم ان الفاظ پر چونک کر شفان کو دیکھا یہ الفاظ جو شفان کی اکاسی کر رہے تھے جو وہ کہ نہیں سکتا تھا شفان نے جوابن ایک مسکراہٹ دی جس سے اسکا چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا اسنے جلدی سے اپنا چہرا دوسری طرف کر لیا تھا ۔

ہاتھوں میں تیرے ریکھاؤں سا میں لفظوں میں اپنے بن لے مجھے ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آواز کیا دوں میں بے سدہ ہوں دھڑکن میں اپنی سن لے مجھے

میں زندگی ہوں جی کے مجھے تو آنسو ہوں تیرا پی لے مجھے

میں خواب جیسا ٹوٹا ہوں تجھ میں بکھرا ہوں تجھ میں چن لے مجھے ۔۔

دیکھ لے تجھ میں ہوں میں تو ہی میرا ہے آئنہ ۔

سن لے زرا سن لے زرا اے میرے دل تو سن لے زرا ۔۔۔

قزح نے ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کر دیا تھا شفان نے مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی ۔

شفان گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کسی قسم کی ڈیسٹرا کشن نہیں ہونی" چاہیے اس لیے بند کیا میں نے "جوابن شفان نے اپنے کاندھے اچکائے تھے قزح نے اپنا سر سیٹ پر لگا کر اپنی آنکھیں بند کر دی تھی تقریباً 20 منٹ بعد اچانک ہی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی قزح جو نیند کی وادیوں میں جا رہی تھی اچانک چونکی اور شفان کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

میں دیکھتا ہوں روکو باہر نہیں آنا !شفان کہتا ہوا باہر گیا اور چک " کرنے لگا تھوڑی دیر بعد واپس آیا

قزح گاڑی کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے مجھے تو مسئلہ نہیں سمجھ آ رہا ؟ " شفان نے پریشانی سے کہا

دیکھو شفان کچھ کرنا پڑے گا اس طرح تو کچھ نہیں ہوگا نکلے گے کیسے" اور اس طرف تو کوئی گاڑی بھی نہیں ا رہی "قزح کا منہ رونے والا ہو گیا تھا اچانک باہر بارش بھی شروع ہوگئی تھی قزح نے پریشانی سے باہر دیکھا جہاں بارش شروع ہوگئی تھی اور گاڑی بند ہونے کی وجہ سے گاڑی کا ہیٹر بھی بند ہوگیا تھا اب بارش کی وجہ سے سردی بھی بڑھ رہی تھی قزح سردی سے اب باقاعدہ کانپ رہی تھی

شش۔شفان مجھے بہت سردی لگ رہی ہے "۔ سردی کی وجہ سے" اسے اب بولا نہیں جا رہا تھا شفان اسکے پاس آیا اور اسے بے اختیار اپنے حصار میں لے لیا تا کہ اسکی سردی کم ہو سکے کافی دیر تک وہ ایسے ہی اسے خود میں بھینچ کر رکھا تھا اسے اچانک ایک گاڑی رکی انکی

گاڑی کے قریب

نیڈ حلپ؟؟۔ شفان گاڑی سے باہر نکل کر آیا تو سامنے تین لڑکے " کھڑے ہوئے تھے شفان کو دیکھتے ہی انہوں نے کہا

یاہ وی نیڈ ہلپ ؛ شفان نے قزح کی حالت کو دیکھتے ہوئے کہا ورنہ " وہ قزح کے ساتھ کسی اجنبی لڑکوں کے کبھی نہیں جا سکتا تھا قزح کو اپنے حصار میں وہ گاڑی تک لایا تھا جبکہ وہ ابھی بھی سردی سے کانپ رہی تھی۔ قزح کی خوبصورتی دیکھ کر وہ تینو چونک گیئے اور ایک دوسرے کو خباثت سے اشارے کرنے لگے شفان قزح کو دیکھ رہا تھا اسکے ہاتھ مسل رہا تھا وہ انکے اشارے دیکھ نہ پایا

قزح تم اب ٹھیک ہو ؟ "قزح نے ہاں میں سر ہلایا گاڑی میں ہیٹر" کی گرمی سے اسکی بوڈی کا ٹمپریچر اب نارمل ہو گیا تھا گاڑی اپنے راستے پر رواں دواں تھی

#ماضی...

حیات اچانک نیند سے اٹھی اسے لگا اسنے کوئی خواب دیکھا ہے لیکن ہی اس پاس کے ماحول پر نظر پڑی اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی اسکے اس پاس کا ماحول عجیب تھا ہر طرف گلاب کے پھولوں کے بڑے بڑے پودے کمرے کی دیواروں پر چپکے ہوئے تھے اور ان پر لگے الگ الگ طرح کے بڑے بڑے گلاب کے پھول عام دن ہوتا تو وہ ان سب کو خوب انجوائے کرتی لیکن یہاں خوف سے اسکی جان نکلی جا رہی تھی وہ اٹھی کانپتے ہوئے جسم کے ساتھ دروازا کھولنے کی کوشش کی ہی تھی کہ دروازا اپنے آپ کھول گیا اندر ایک خوبصورت سی لڑکی داخل ہوئی جس کو حیات آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی کیونکہ اسکی وجہ اسکے کپڑے اور شان و شوکت تھی انتہائی نفیس گاؤن پہنے وہ لڑی روبی کی نفیس سی جیولری سے لدی ہوئی تھی اسکے بے تحاشا لمبے بالوں میں موتی اٹکے ہوئے تھے اپر سے اتنی حسین کہ حیات کو وہ ایک خوبصورت ترین شہزادی ہی لگی تھی جوابن وہ حیات کے اس طرح دیکھنے پر مسکرا دی

تم حیات ہو نہ؟ میں ام ہانی ہوں ؛ تم تو بہت خوبصورت ہو جیسا سنا " تھا اس سے زیادہ پایا !ایان تو بہت قسمت والا ہے "وہ اسکے دل کی دھڑکن اور حالت جانے بغیر بولے جا رہی تھی

ک۔ک۔کون ہو ت۔ت۔ت۔ت۔ تم ؟؟ پ۔پلیز م۔مجھے " ج۔جانے دو م۔میں کسی کو ن۔نہیں بتاؤں گی پلیز ؟ حیات نے اب رونا شروع کر دیا تھا ہانی اسے اس طرح روتے ہوئے دیکھ کر گھبرا کر اسکے پاس آئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے ارے ششش رو کیوں رہی ہو دیکھو رونا بند کرو تم ابھی کچھ " نہیں جانتی حیات کتنا انتظار تھا سب کو تمہارا سب ہر پل اوتاولے ہوتے تھے تمہارے لئے اور اب دیکھو تم آخر کار اپنے گھر پہنچ گئ

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ کونسا گھر میرا گھر نہیں ہے یہ ۔یہ پتا " نہیں کون سی جگہ ہے جہاں وہ مجھے لے آیا پلیز مجھے جانے دو مجھے نہیں رہنا یہاں پل۔۔۔ ابھی اسکی بات پوری بھی نہیں کوئی تھی کہ دروازا اچانک کھلا اور وہ اپنی شان سے چلتا ہوا اندر آیا وہ ایک

خوبصورت ترین شہزادہ تھا لمبا قد خوبصورت چہرے پر پھیلی سنجیدگی اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی حیات تو چند لمحات کے لئے کھو گئی تھی اس میں لیکن اسے خوف الگ ا رہا تھا ایک یہ عجیب جگہ اپر سے ان لوگوں کے کپڑے اسے لگا وہ کیسی فیری ٹیل میں آگئی ہے

" بھابھی جان آپ جائیں یہ ایسے نہیں مانے گی ایسے مجھے سمجھانا ہوگا " اسکی آواز اتنی خوبصورت تھی تو حیات نے ایسی خوبصورت آواز اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنی تھی

ایان دیکھو صبر سے کام لو یہ ابھی ان سب معاملات سے انجان ہے " تم مجھے سمجھانے دو "ہانی کو اب حیات کی فکر ہو رہی تھی وہ ایان کا جنون جانتی تھی اور اسے آنسوں سے کتنی کوفت ہوتی تھی یہ بھی جانتی تھی اس لئے وہ یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی

نہیں بھابھی آپ جائیں میری بیوی ہے یہ اور اسے یہ سمجھانا مشکل " نہیں ہے میرے لئے "آیان نے جتنے سکون سے یہ بات کی تھی حیات نے اتنی شدت اور صدمے سے اپنا سر اٹھایا تھا اور اسے دیکھنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگی جو اب اسے سکون سے دیکھ رہا تھا جب کہ ہانی اب وہاں سے نکلتی گئی حیات اس سے خوف زدہ ہوتے ہوئے دوسری طرف بھاگنے لگی تو ایان نے اسے سکون سے پکڑ کر اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا تھا جب کہ وہ اب مکمل طور پر کانپ رہی تھی آسکی نازک سی گردن پر پسینے کی بوندیں ابھر آئی تھی جو چمک کر ایان کی توجہ اپنی طرف کھینچ گئی تھی ایان نے اسکی گردن پر جھک کر ان بوندوں پر اپنے لب رکھے تھے جب کہ حیات یہ نہ سہ سکی اور بے ہوش ہو کر اسکی باہوں میں ہی جھول گئی تھی ایان نے ایک گہرا سانس لیا اور اسے بیڈ پر لیٹا کر اسکے پاس بیٹھ گیا ۔۔

LRI🖊PDI☕📒

حال۔۔۔#

قزح نے اسکے کاندھے پر سر رکھا ہوا تھا شفان بھی اب پر سکون تھا لڑکوں نے آپس میں اشارہ کیا اور گاڑی ایک ویران سی سڑک پر روک دی شفان چونک کر سڑک دیکھنے لگا اور قزح بھی گھبرا گئی تھی اور

شفان کو دیکھنے لگی

" اپنے تو کہا تھا کہ آپ بھی وہی جا رہے ہیں جہاں ہمنے جانا ہے مگر یہ تو سنسان سا علاقہ ہے ؟؟ شفان نے ابرو آچکا کر پوچھا تو وہ تینوں ہنسنے لگے

" بہت بھولے ہو یار تم اتنی خوبصورت اور حسین لڑکی کو کونسا پاگل چھوڑتا ہے جسکو صرف دیکھ کر ہی بندہ اپنے حوش کھو بیٹھے سوچو اسکو چھو کر کیسا لگے گا اسکی قربت!!!......

" بکواس بند کرو یو باسٹرڈ ،؟ قزح کی طرف اگر دیکھا بھی تو آنکھوں نکالوں گا کبھی کسی کو دیکھنے کے قابل نہیں رہوگے سمجھے "ابھی اسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ شفان دھاڑا قزح جو اب ڈر کہ شفان سے لپٹی ہوئی تھی اسے ان لڑکوں سے گھن ا رہی تھی

" چلو قزح ! شفان کہتا ہوا قزح پر مضبوط گرفت رکھے اسے لے کر جانے لگا وہ گاڑی سے باہر نکل گیا وہ تینوں بھی گاڑی سے باہر نکل آئے ایک کے ہاتھ میں گن تھی ایک کے ہاتھ میں چاقو جبکہ تیسرا

ایک مضبوط ڈنڈا اٹھائے خباثت سے قزح کو دیکھ رہا تھا قزح شفان میں مزید سمٹی تھی

دیکھ تو بھی انجوائے کر لے پھر کے جانا اسے اب ایسے کیسے جانے " دیں اس بیوٹی کو اگر تو نہیں مانا تو ہم ایسے تجھے مار کر بھی یہاں سے لے جائے گے اور لے کر تو لازمی جائے گے "وہ شفان کو آنکھ دبا کر بولا تو شفان کا خون کھول گیا اور قزح مزید خوف زدہ ہوگئ انکی باتیں سن کر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیری اتنی ہمت تو قزح کا نام کے سالے "اسنے ایک دن اسکے ہاتھ " سے گن لے کر اپنے پورے زور سے سامنے گھنے جنگل میں پھینک دی تھی اور اسے گھوما کر ایک مکا مارا تھا وہ سڑک پر پڑا کہرا رہا تھا دوسرے کے ہاتھ سے چاکو چھین کر شفان نے پھر جنگل کی طرف پھینکا تیسرے کے ساتھ بھی یہی ہوا اب وہ تینو سڑک پر پڑے کہرا رہے تھے یہ سب اتنی جلدی ہوا یہ کسی کو سمجھ ہی نہ آیا شفان کی آنکھوں کا رنگ اس وقت آگ رنگ کا ہو رہا تھا اسنے جلدی جلدی

خود کو کمپوز کیا تا کہ اسکی آنکھوں کا رنگ سہی ہو سکے اتنے میں قزح پیچھے سے اکر اسے لپٹی تھی تو اسکی آنکھوں کا رنگ دھیرے دھیرے سہی ہو گیا تھا اسنے قزح کو خاموش کروایا تھا

ششش قزح لک ایٹ می ! تمہیں کیا لگتا ہے میں انکو کچھ کرنے دیتا " جان سے مار دیتا انکو میں خود بھی مر جاتے مگر تمہیں یہ اپنے نا پاک ہاتھوں سے کبھی چھو بھی نہیں پاتے اسنے قزح کو اپنے سینے میں گم کیا

ش۔شفان شکریہ تمہارا "وہ سسکتے ہوئے اسے بول رہی تھی شفان " مسکرایا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اسے لے کر ان ہی لوگوں کی گاڑی مٰں سوار ہو کر چلے گئے اور وہ لوگ ابھی تک سڑک پر پڑے کہرا رہے تھے جبکہ وہ بے حد خوف زدہ تھے شفان کی آنکھوں کے رنگ کو دیکھ کر ایک انسان کی آنکھوں کا رنگ ایسا نہیں ہو سکتا ! یہی خوف انکی زبان سے کوئی بھی لفظ ادا نہیں ہونے دے رہا تھا ۔۔

#ماضی...

حیات جیسے ہی ہوش میں آئی خود کو اسی کمرے میں پایا سارے واقعات
انکے زین میں آئے تو وہ اسکے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے اسنے سامنے
دیکھا جہاں وہ کھڑی کے پاس کھڑا دیکھائی دیا وہ خوف سے کپکپا رہی
تھی ایان پیچھے مڑا اور اسکے قریب آیا

کیوں ڈرتی ہو اتنا مجھ سے ہوں؟ اسنے بے حد نرمی سے پوچھا اسکے "
لہجے میں محبت ہی محبت تھی حیات بلکل خاموش تھی وہ مزید بولا

میں تمہیں سب بتانا چاہتا ہوں تمہاری اور میرے رشتے کی حقیقت "
اور اس دنیا کی حقیقت ۔ حیات تم میری بیوی ہو اور تمہارا اور میرا
نکاح تمہارے دادا نے کیا تھا خود اپنی رضا سے تم اپنے دادا کے ساتھ
آئی ہوئی تھی اور ہماری دنیا میں داخل ہوگئ تھی ساتھ تمہارے دادا
بھی لیکن جب تم اس دنیا سے نکلنے لگی تمہارا سانس بند ہونے لگا اور تم
مرنے لگی تمہارے دادا پریشان حال میرے دادا کے پاس آئے تب
تمہارے دادا تو یہ نہیں پتا تھا ہم ہماری دنیا اس دنیا سے اور وہاں کے
لوگوں سے بہت الگ ہے اور اسکا صرف ایک ہی حل تھا کہ تمہارا

نکاح اس دنیا اس دنیا میں سے کسی کے ساتھ کروا دیا جائے تم صرف پانچ سال کی بچی تھی اور میں اس وقت پندرا سال کا تھا تمہیں دیکھا تو ایک پیاری سی بچی میری گود میں آکر بیٹھ گئی تھی اور میری گود میں سے نکل نہیں رہی تھی تم تو تمہارا اور میرا نکاح میری گود میں ہی ہوا تھا اور پھر یہ طے پایا کہ تم جا سکتی ہو مگر جب تم واپس اوگی تو دوبارا واپس نہیں جا پاؤ گی ورنہ تم سانس نہیں لے سکوں گی جب تم یہاں سے گئی تب سے لے کر اب تک تمہارے والدین نے تمہیں ادھر سے سے لے گئے اور اس ملک سے بھی دور کے گئے تاکہ یہ جو کچھ ہوا وہ سب کچھ ختم ہو سکے لیکن جب خدا نے ہمیں جوڑا ہے تو کوئی بھی ہمیں الگ نہیں کر سکتا کوئی بھی!!

حیات کا رنگ سفید ہو رہا تھا اسے کسی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا اسکے ماما بابا ایسا کیسے کر سکتے ہیں اور دادا اسکا نکاح کیسے کر سکتے ہیں وہ خوف سے اسے دیکھ رہی تھی جو ایسا خوبصورت تھا کہ کسی کو بھی مسمرائیز کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا لیکن وہ اسکی دنیا کا انسان نہیں تھا اس لئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات کو اس سے خوف ا رہا تھا جوابن اسکی سوچ پڑھ کر اسنے بمشکل اپنی ہنسی کو کنڑول کیا کیوں کہ جب وہ ہنستا تھا اسکی آنکھیوں رنگ سبز سے مزید سبز ہو جاتا تھا اور یہ بات مزید حیات کو خوف زدہ کر سکتی تھی اس لئے وہ خاموش رہا وہ اب خوف زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی وہ اٹھا اور حیات کے آگے اپنا ہاتھ پھیلایا خوف سے اسکی آنکھیں مزید پھیل گئی لیکن ایان نے اسکی آنکھوں کو اپنے سحر میں لے لیا تھا وہ مسمرائیز سی اٹھی اور اسکے ہاتھ میں اپنا چھوٹا سفید ہاتھ دے دیا جبکہ آنکھیں ابھی تک سحر میں جکڑی ہوئی تھا وہ مسکرایا اور اسے اپنی طرف کھینچ کر اپنے حصار میں لے کر اسے محسوس کرنے لگا وہ ابھی بھی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

تم نہیں جانتی حیات کتنی دعا مانگی خدا سے کہ اب یہ لمحہ انتظار ختم " کر دے میری محبت کو اب منزل دے دے اب مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا لیکن دیکھو خدا نے تمہیں میرے پاس بھیج دیا اور اب تم میری دسترس میں ہو "وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا کھڑکی سے باہر

نکل کر اپر ہوا تو اسکے سبز رنگ کے خوبصورت پر ہوا میں لہرائے وہ
اسے حصار میں لیتا ہوا ایک خوبصورت جھیل پر پہنچا یہ وہی جھیل تھی
جہاں وہ اسے ملی تھی لیکن وہ جھیل رات کے وقت اسے صحیح سے
دیکھائی نہیں دے رہی تھی لیکن اب اس جھیل کی خوبصورتی میں کھوئی
ہوئی حیات وہاں کی خوبصورتی دیکھ کر حیران رہ گئی ایسی جگہ تو دنیا میں
کہیں نہیں تھی اور خوبصورت کہ وہ کھو کر بس اسے دیکھ رہی تھی
اچانک سے چھوٹی چھوٹی سی سی روشنی نما چیز اسکے پاس آئی تو وہ ڈر کر
ایان کے پیچھے چھپی وہ چھے چمک دار چیزوں کی روشنی کم ہوئی اور وہ
چھوٹی چھوٹی پریاں تھی اور خوبصورت کہ حیات ایک دم انکے پاس آئی
اچانک پریوں نے اسکے ارد گرد اپنی روشنی پھیلانا شروع کر دی اور
دیکھتے ہی دیکھتے حیات کا نائیٹ سوٹ ایک خوبصورت سا ہلکے پنک کلر کا
گاؤن بن گیا جو سلیو لیس تھا اسکے بالوں میں ایک چمچماتا ہوا تاج بھی
آگیا تھا وہ حیران سی اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے
وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی امور بے حد خوبصورت خواب وہ مسرور
سی سب کچھ بھول کر پرانی سی حیات بن گئی تھی وہ گول گول سی چکر

لگا رہی تھی ایان حیران سا اس پری کو دیکھ رہا تھا جو اسکی تھی صرف اسکی وہ آگے بڑھا اسکے قریب گیا وہ بھی کھوئے ہوئے انداز میں ایان کو دیکھنے لگی چھوٹی چھوٹی پریاں جھیل میں کہیں غائب ہو چکی تھیں ایان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید قریب کیا حیات مدہوش سی اپنی آنکھیں بند کر گئی ایان نے دھیرے سے اسکے لبوں کو اپنے لبوں میں لیا اسے وجود میں ایک دم سے سنسنی سی پھیل گئی تھی وہ پیچھے ہونے لگی تو ایان نے مزید اپنی گرفت مضبوط کر دی ـــــ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھ کو دے تو مٹ جانے ❤️ ::

❤️ اب خود میں دل مل جانے

❤️ کیوں ہے یہ ا تنا فاصلہ

❤️ لمحے یہ پھر نہ آنے

❤️ انکو تو نہ دے جانے

🙈🙊 ❤️ تو مجھ پہ خود کو دے لٹا

تجھے تجھ سے توڑ لوں ❤️

❤️ کہیں خود سے جوڑ لوں

میرے جسم و جاں میں آ ❤️

❤️ تیری خوشبو اوڑ لوں

جو بھی سانسیں میں پھروں ❤️

❤️ انہیں تیرے سنگ پھروں

NEW ERA MAGAZINE .com

🙈🙊 چائے جو ہو راستہ انہیں تیرے سنگ چلوں ❤️

📒☕ ✏️

#حال

قزح اور شفان اب اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ گئے دونوں نے خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا قزح نے خود کو کمپوز کیا تو خود کی حرکت یاد آئی تو شفان کے سامنے سبکی محسوس ہوئی وہ پورے راستے اسے لپٹی ہوئی تھی اب اسے بہت شرم محسوس ہو رہی تھی جبکہ شفان نے اسکے گلابی گال

دیکھ کر مسکرا دیا تھا وہ لوگ اندر گئے تو انکا استقبال اسکی نانو کی بہن جو کہ اسکی بھی نانو ہی تھی اور انکی ساری فیملی وہاں موجود تھی اسنے شفان کا بھی اب سے تعارف کروایا کسی نے زیادہ ری ایکٹ نہیں کیا کیوں کہ یہ بات یہاں عام تھی اور پھر اسکی نانو نے پہلے ہی کال کر کے بتا دیا تھا رات کافی ہوگئی تھی اس لئے وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں جانے لگے قزح نے شفان کا ہاتھ پکڑا شفان چونک کر پیچھے مڑا

تمہارا بہت شکریہ شفان آج تمنے مجھے بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا " تھا اگر تم نہ ہوتے تو۔۔۔ اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اسکی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسکی طرف دیکھا

اف اسکی مسکراہٹ "وہ شفان میں کھو گئی تھی اور کافی دیر اس میں " کھوئی رہی اسے پتا نہیں کہ شفان کیا بول رہا تھا اچانک شفان نے اسے دیکھا جو اپنی آنکھیں اسکی لبوں پر ٹکا کر کھڑی ہوئی تھی شفان سمجھ گیا کہ اسکا دیہان کہاں ہے وہ آگے جھکا اسکے کان کے قریب آیا وہ اچانک ہوش میں آئی لیکن شفان کے وجود کی خوشبو نے اسے بے حرکت کر

دیا تھا اسنے اپنی کھوئے ہوئے انداز میں بند کر دی تھی

کیا ہو جاتا ہے اچانک آپکو کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہوگئی ؟؟ "
شفان نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی اسکے لب قزح کے کان کی
لو سے ٹکرائے تھے وہ اچانک دور ہوئی جسے کرنٹ لگا ہو

" ن۔نیند آ رہی ہے صبح بات ہوگی !وہ بولتے سیدھی اپنے کمرے میں
آئی بھاگ کر بغیر شفان کو دیکھے اور شفان مسکرا کر اپنے کمرے میں
داخل ہو گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے کمرے میں آ کر وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی اسنے اپنے دل پہ ہاتھ
رکھا اور خود کو کمپوز کرنے لگی جب بھی شفان کے پاس جاتی تھی آسکی
حالت ایسی ہی ہو جاتی تھی

وہ بیڈ پر لیٹ کر اپنی آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی
جب سے شفان کے ساتھ تھی وہ اس خواب سے دور تھی اسکو کو یاد
بھی نہیں تھا کہ کوئی خواب تھا یا کوئی خواب میں اسکا پیچھا کیا کرتا تھا

لیکن اب وہ اس خواب سے کافی دور تھی اسنے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرتی بنی ۔۔۔۔۔

صبح ایک حسین انگڑائی لے کر اٹھی وہ اسکے وجود کے خوبصورت نشیب و فراز ایک دم انگڑائی لینے سے مزید ابھرے تھے اسنے اپنے کھولے بالوں میں کیچر لگا کیا تھا اور اٹھ کر فرش ہونے چلی گئ تھی فرش ہو کر شاور لے کر وہ ایک ریڈ جینس اور سفید شرٹ کے اوپر ایک جیکٹ پہن کر وہ اب کچھ سردی سے خود کو بچا گئ تھی اتنے میں دروازے پر دستک دی گئی شفان اندر آیا اور اسے دیکھتے ہی مسکراہٹ آئی تھی اسکے چہرے پر جبکہ اس بار قزح نے اسکی طرف نہیں دیکھا تھا ورنہ وہی ہوتا جو ہمیشہ ہوتا ہے

قزح نانو کی کال ہے بات کر لو اور ہاں کسی واقعے کا انہیں نہیں بتانا " ورنہ وہ پریشان ہو جائے گی " شفان اسے فون پکڑا کر باہر نکل گیا تھا وہ بیڈ پر بیٹھی انہیں مطمئن کر گئی تھی قزح فون دینے کی گرز سے وہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی جہاں وہ شرٹ اتار کر ہاتھ لینے کی تیاری

کر رہا تھا وہ اچانک بغیر دروازا نوک کیئے وہ اندر داخل ہوئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر بے اختیار اسنے اپنی طرف سے رخ موڑا جبکہ شفان اسے اچانک دیکھ کر ہڑبڑا گیا تھا

س۔س۔سوری وہ مجھے پتا نہیں تھا یہ تمہارا فون "وہ جلدی سے اسکا " موبائل فون بستر پر رکھ کر جانے ہی لگی تھی کہ نیچے پڑی شفان کی شرٹ اڑی اور اکا پاؤں کا توازن برقرار نہ رکھ پائی وہ اس سے پہلے وہ منہ کے بل گرتی شفان نے اسے ایک ہی جست میں پکڑ کر اپنے حصار میں لے لیا تھا ڈر سے اسکی آنکھیں بند ہوگئی تھی ایک لمبا سانس لیا تھا اسنے اور اسے وہ دل کش خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی اور وہی مدہوشی والا عالم ہونے لگا تھا اس پر اسنے مندی مندی سی اپنی آنکھیں کھولیں اور شفان کو اپنے اس قدر قریب دیکھ کر وہ اپنے بچے کچے ہواس بھی کھونے لگی تھی شفان مسکرایا اور پھر وہی مسکراہٹ جسکی وہ دیوانی تھی اسنے بے خودی کے عالم میں اپنے ہاتھوں سے اسکے لب چھونے لگی تھی آسکی مسکراہٹ محسوس کرنے لگی تھی شفان اسکی اس

جسارت پر دل کھول کر حیران تھا

کیا چیز ہو تم ہوں کیسی کی مسکراہٹ اتنی خوبصورت کیسے ہو سکتی ہے "

کیا یہ واقعی اصلی مسکراہٹ ہے "وہ بے خودی میں اسکے لبوں سے

سوال کر رہی تھی جوابن شفان نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور

تھوڑا دبایا تاکہ وہ ہوش میں آئے اور یہی ہوا وہ اچانک ہوش میں آئی

تھی اور شرمندگی سے اسکا چہرا انار کی طرح سرخ ہو گیا تھا وہ شرمندہ

سی اس سے الگ ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی ایم سوری "اتنا کہ کر اسکی آنکھیں جھکے ہوئی تھی اور وہ جلدی "

سے کمرے سے نکلتی گئی تھی

بہت جلد تمہیں سب سوالوں کے جواب ملے گے قزح "وہ پر اسرار "

سا ہوا تھا اسکی آنکھوں کا رنگ بدلا اور پھر واپس اپنی اصلی حالت میں

آیا اور وہ شاور لینے چلا گیا تھا ۔۔۔

ماضی#

حیات کا طلسم ٹوٹا اور وہ ایان سے دور جا کر کھڑی ہوئی تھی اپنے لبوں کو زور زور سے اپنے ہاتھوں سے رگڑنے لگی تھی جیسے ان پر زکر لگا ہوا ہو

کیوں کر رہے آپ میرے ساتھ ایسا مجھے گھر جانے دیں میں یہاں " نہیں رہ سکتی "وہ ایک دم سسکی تھی اسے اب مزید اس جگہ کی خوبصورتی دیکھنے نہیں کوئی دل چسپی نہیں تھی وہ اچانک وہاں سے بھاگنے لگی تھی ایان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی اسے بھاگتا دیکھ کر ایان کے خوبصورت ترین پر پھیلے اور اوڑان لے گئے جب کہ وہ بھاگ بھاگ کر تھک گئی تھی ایان اسے اپنی طرف آتا دیکھائی دیا تو وہ ہی بیٹھ گئی ہار مان کر ایان آیا اور اسے اپنے ساتھ لے کر اڑنے لگا وہ خوف زدہ سی اس سے لپٹی ہوئی تھی اتنا تو اسے معلوم ہو ہی گیا تھا کہ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا ایان واپس اسے اسی کمرے میں لایا تھا اسے نیچے اتارا اور اسکی لال آنکھوں میں دیکھنے لگا

تم حقیقت قبول کیوں نہیں کر لیتی ؟ اس کی لال آنکھیں اسے بہت "
بے چین کر رہی تھی وہ زخمی سا اس کو دیکھنے لگی اتنے میں دروازے
پر ایک خادمہ ای تھی

!، جناب عالی "

محترمہ حیات کے والدین کو لے کر آیا جا چکا ہے محفل سج چکی ہے
" سب تیار ہیں اور سب انتظار کر رہے ہیں آپ دونوں کا

ٹھیک ہے ہم آتے ہیں ، "کہتے ہی وہ حیات کو لے کر محل کے "
وسط میں آگیا تھا جہاں سب شان و شوکت سے بیٹھے تھے اور اتنی
خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر حیات دنگ رہ گئی تھی ایسی خوبصورتی
اسنے دنیا میں کہیں نہیں دیکھی تھی وہ مغرور سا شہزادہ اسکا ہاتھ تھام
کر اسے لے آیا جہاں اسکے گھر والوں کے ساتھ حیات کے والدین بھی
موجود تھے حیات ایان سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنی ماں کے حصار میں جا
سمائی تھی اسکے ناں باپ جو پہلے ہی نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کا انتظار کر
رہے تھے اسکے ملتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیۓ اسکے بابا بادشاہ کے

قدموں میں جا گرا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اس بادشاہ نے اسے اپر اٹھا کر اپنے برابر بیٹھایا

خدا کے لئے ہماری بیٹی بخش دیجے ایک۔ایک ہی بیٹی ہے ہماری " منتوں مرادوں سے مانگا ہے اسے آپکو خدا کا واسطہ ہے "وہ اس بادشاہ کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے گویا ہوئے بادشاہ کا دل کٹ سا گیا

ٹھیک ہے لیکن ایک بات کا جواب دیجئے ؟ بادشاہ نے اس کے بابا " کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا وہ چونکا اور سر اثبات میں ہلا کر اجازت دی

بیٹی سے بہت محبت ہے ؟ عجیب سوال پر پوری دربار چونکی "

خود سے زیادا "اسکے بابا اعتماد سے بولے تھے بادشاہ مسکرایا "

یہ کیسی محبت ہے پھر ؟خیر یہ بتاؤ کیا اپنی بیٹی کو تڑپ کر مرتا دیکھ " سکوگے ؟؟ بادشاہ نے پھر پوچھا اور اسبات آنسوں سے بھیگی آنکھوں نے نفی میں سر ہلایا

ولی اللہ تم بھول رہے ہو تمہاری بیٹی نے اس دنیا کو خود چنا تھا "

معصومیت سے یا اللہ کے فیصلے سے یہ اس پاک زات کو پتا ہے لیکن اگر اس وقت اس بچی کا نکاح اگر میرے بیٹے سے نہ ہوتا تو یہ مر جاتی ایان کے بغیر یہ اس دنیا میں ایک سانس بھی نہیں لے سکتی اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے ؛ ہماری دنیا کی حقیقت سے تم اور تمہارے بابا واقف تھے وہ خدا کے محبوب بندے تھے شاید اس لئے یہ بچی اس دنیا میں اسکی ورنہ یہ دنیا اس دنیا سے اوجھل ہے تم جب چاہو اور یہ جب چاہے ملنے آ جا سکتے ہو کوئی پابندی نہیں ہے یہ اب اس محل کی شہزادی ہر کوئی عام لڑکی نہیں ــــــ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پوری دربار میں خاموشی تھی سوائے حیات کی سسکیوں کے ـــ

منگنی ہو چکی تھی قزح نے خوب انجوائے کیا تھا اسنے لائٹ پرپل رنگ کا گاؤن پہنا ہوا تھا بالوں میں موتی اٹکائے ہوئے تھے اپنے بیبی کٹ لمبے بالوں کو ایسے کی موتیوں کے ساتھ چھوڑ دیا تھا شفان بھی کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا اب شفان واپس جانے کی ضد کر رہا تھا جبکہ قزح کا

نیند سے برا حال تھا لیکن شفان محسوس کر چکا تھا کی پوری تقریب میں ایک بندا مسلسل قزح کو نظروں کے حصار میں لئے ہوئے ہے شفان کے اندر گویا لاوا اگل رہا تھا شفان کو معلوم تھا اگر تھوڑی دیر وہ مزید یہاں رہا تو اسکا روپ سب کے سامنے آ جائے گا اس لئے وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتا تھا لیکن قزح میڈم کو کون سمجھائے ہمارے شفان کے جزبات کو وہ سمجھ ہی نہیں رہی

قزح واپس چلنا چاہیے اب ہمیں یار کافی انجوائے کر لیا اب "وہ " دانت پیستے ہوئے بولا اچانک سے قزح نے ایک انگڑائی لی جس سے اسکے وجود کے دلکش نشیب و فراز واضح ہوئے وہ لڑکا بھی اس منظر سے خوب لطف اندوز ہوا شفان کا پارا مزید ہائے ہوا وہ قزح کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لے آیا پیچھے وہ لڑکا شفان کی اس حرکت پر جل بھن گیا

کمرے میں آنے کے بعد اسنے قزح کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اپنے حصار میں لیا اور غصے سے اسکی حیرت زدہ آنکھوں میں دیکھنے لگا

کیا کہا تھا میں نے کہ چلنا چاہیے اب اور وہاں بیٹھی انگڑائیاں لے " رہی ہو ؟؟شفان نے غصے سے ناک چھڑا کر کہا اچانک وہ اس کی خوشبو میں ڈوبی ہوئی قزح کے چہرے کے قریب آیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا اسکے ہونٹوں کا فاصلہ دیکھنے لگا وہ اس فاصلے کو طہ کرنے لگا تھا کہ اچانک ہوش میں آیا قزح ابھی بھی اس کی آنکھوں میں ڈوبی ہوئی تھی اسے خود سے الگ کیا

یو ہیو اونلی ٹونٹی منٹس "وہ کہ کر چلا گیا کمرے سے قزح نے پہلی " بار اسے غصے میں دیکھا تھا اس لئے وہ جلدی جلدی سے تیار ہو کر اگلے بیس منٹس میں گاڑی میں موجود تھی ایک گھنٹے کی ڈرائیو کرنے کے بعد شفان نے گاڑی روکی اور باہر نکل کر حیرت سے ڈوبی قزح کو باہر نکال کر گاڑی لوک کی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر تیز تیز چلنے لگا

ش۔شفان کہاں جا رہے ہیں ہم ...؟؟ دیکھو جنگل میں چھینک دینے " والے ہو کیا ؟؟ مت کرو پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے "وہ مسلسل بولے جا رہی تھی اور شفان اسکا ہاتھ تھامے اسے کہیں لے جا رہا تھا تھوڑی دیر

بعد ایک نہایت ہی خوبصورت جگہ پر وہ اسے لے آیا تھا جہاں ہر
طرف جگنو تھے اور سامنے ایک لیک تھا اوپر چاند اپنے پورے آب و
تاب کے ساتھ چمک رہا تھا ایسی جگہ تو اسنے کبھی نہیں دیکھی تھی رات
میں بھی کوئی جگہ اتنی خوبصورت کیسے لگ سکتی ہے وہ مسرور سی اس
جگہ کو دیکھ رہی تھی پیچھے مڑی تو شفان غائب وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی
اچانک اسے اپنے گھٹنوں کے پاس کچھ محسوس ہوا اسنے نیچے دیکھا تو
شفان اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا ہوا تھا وہ حیران سی اسے دیکھ
رہی تھی

قزح میرے ساتھ بوڑھا ہونا پسند کروگی ؟؟اسنے ایک ہیرے کی "
چمکتی ہوئی رینگ اسکے سامنے کی اور یہ بات کہی قزح جو مسرور سی
اسے دیکھ رہی تھی اچانک بوڑھے ہونے کی بات پر اسکی ہنسی نکل گئ

قزح نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ بھی گھٹنوں 💥✨✨🙈آؤ مائی گاڈ سیریسلی "
کے بل زمین پر بیٹھ کر شفان کے سامنے اپنا ہاتھ کر دیا تھا اسکا یہ انداز
شفان کو دیوانہ کر گیا ---

آئی لو یو قزح !اسنے دھیرے سے اسکو رینگ پہنا کر اسکا ماتھا اپنے ماتھے سے ٹکا کر اسکی گال پر اپنا ایک ہاتھ کر نہایت ہی دھیرے سے اپنی محبت کا اظہار کیا

آئی لو یو ٹو شفان "اسنے بھی دھیرے سے کہا چاند کی روشنی میں ان " دونوں کی محبت کو جگنوؤں کی دلکش روشنی نے مزید نکھارا تھا

✏️☕📒

#ماضی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بادشاہ سلامت ہماری بیٹی اب آپکی ہوئی ہم اپنی بیٹی کو مرتا ہوا نہیں" دیکھ سکتے اس سے بہتر ہے وہ یہاں جی لے "ولی اللہ نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اپنا فیصلہ سنا دیا

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں میری بیٹی یہاں کیسے رہیگی "حیات کی والدہ " نے چیخ کر کہا

شہزادے حیات کو لے جائیں اس سے پہلے ہم اپنا فیصلہ بدلنے پہ مجبور"

ہو جائے "حیات کے والد نے حیات کو اسکی ماں سے الگ کیا اور اسے ایان کے حوالے کیا

ولی اللہ تم جب چاہو یہاں ا سکتے ہو ایان بھی حیات کو ملوانے آتا رہے گا "بادشاہ کی رعب دار آواز پورے حرم میں گونجی

کل سے ایان اور حیات کی باقاعدہ شادی کی رسوم کا آغاز کیا جائے گا" سب لوگ تیاریوں پر لگ جائے "بادشاہ نے حکم جاری کیا

سب لڑکیاں حیات کو لے کر اسکے کمرے میں چلی گئی حیات اب رونا دھونا چھوڑ کر سب کے ہنستے ہوئے چہرے دیکھ رہی تھی اتنے میں ایک بہت ہی خوبصورت عورت اسکے کمرے میں داخل ہوئی حیات کو وہ عورت بادشاہ کے برابر میں بیٹھی ہوئی دیکھائی دی تھی

ہم ایان کی والدہ ہیں !ما شاء اللہ آپ تو چاند کا ٹکڑا ہو اللہ نے " آپکو ہمارے نصیب میں لکھ کر آپکے حسن کے ساتھ انصاف کیا ہے ۔۔۔لڑکیوں انکے سب کام کی زمیداری آپ پر ہے اللہ نگہبان "وہ کہہ کر چلی گئی تھی حیات ان سے کافی متاثر ہوئی تھی وہ تو ڈر رہی

تھی کہ سبکا رویہ کیسا ہوگا لیکن یہاں تو شاہد سب ہی خوش تھے
۔۔اپنے والدین سے مل کر وہ خاصی مطمئن ہوگئی تھی

منگنی ہو چکی تھی قزح نے خوب انجوائے کیا تھا اسنے لائٹ پرپل رنگ کا گاؤن پہنا ہوا تھا بالوں میں موتی اٹکائے ہوئے تھے اپنے بیبی کٹ لمبے بالوں کو ایسے کی موتیوں کے ساتھ چھوڑ دیا تھا شفان بھی کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا اب شفان واپس جانے کی ضد کر رہا تھا جبکہ قزح کا نیند سے برا حال تھا لیکن شفان محسوس کر چکا تھا کی پوری تقریب میں ایک بندا مسلسل قزح کو نظروں کے حصار میں لئے ہوئے ہے شفان کے اندر گویا لاوا اگل رہا تھا شفان کو معلوم تھا اگر تھوڑی دیر وہ مزید یہاں رہا تو اسکا روپ سب کے سامنے آ جائے گا اس لئے وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتا تھا لیکن قزح میڈم کو کون سمجھائے ہمارے شفان کے جزبات کو وہ سمجھ ہی نہیں رہی

قزح واپس چلنا چاہیے اب ہمیں یار کافی انجوائے کر لیا اب "وہ "

دانت پیستے ہوئے بولا اچانک سے قزح نے ایک انگڑائی لی جس سے اسکے وجود کے دلکش نشیب و فراز واضح ہوئے وہ لڑکا بھی اس منظر سے خوب لطف اندوز ہوا شفان کا پارا مزید بائے ہوا وہ قزح کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لے آیا پیچھے وہ لڑکا شفان کی اس حرکت پر جل بھن گیا

کمرے میں آنے کے بعد اسنے قزح کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اپنے حصار میں لیا اور غصے سے اسکی حیرت زدہ آنکھوں میں دیکھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہا تھا میں نے کہ چلنا چاہیے اب اور وہاں بیٹھی انگڑائیاں لے رہی ہو ؟؟شفان نے غصے سے ناک چھڑا کر کہا اچانک وہ اس کی خوشبو میں ڈوبی ہوئی قزح کے چہرے کے قریب آیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا اسکے ہونٹوں کا فاصلہ دیکھنے لگا وہ اس فاصلے کو طہ کرنے لگا تھا کہ اچانک ہوش میں آیا قزح ابھی بھی اس کی آنکھوں میں ڈوبی ہوئی تھی اسے خود سے الگ کیا

یو ہیو اونلی ٹونٹی منٹس "وہ کہ کر چلا گیا کمرے سے قزح نے پہلی "

بار اسے غصے میں دیکھا تھا اس لئے وہ جلدی جلدی سے تیار ہو کر اگلے بیس منٹس میں گاڑی میں موجود تھی ایک گھنٹے کی ڈرائیو کرنے کے بعد شفان نے گاڑی روکی اور باہر نکل کر حیرت سے ڈوبی قزح کو باہر نکال کر گاڑی لوک کی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر تیز تیز چلنے لگا

ش۔شفان کہاں جا رہے ہیں ہم ...؟؟ دیکھو جنگل میں پھینک دینے والے ہو کیا ؟؟ مت کرو پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے "وہ مسلسل بولے جا رہی تھی اور شفان اسکا ہاتھ تھامے اسے کہیں لے جا رہا تھا تھوڑی دیر بعد ایک نہایت ہی خوبصورت جگہ پر وہ اسے لے آیا تھا جہاں ہر طرف جگنو تھے اور سامنے ایک لیک تھا اوپر چاند اپنے پورے آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا ایسی جگہ تو اسنے کبھی نہیں دیکھی تھی رات میں بھی کوئی جگہ اتنی خوبصورت کیسے لگ سکتی ہے وہ مسرور سی اس جگہ کو دیکھ رہی تھی پیچھے مڑی تو شفان غائب وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی اچانک اسے اپنے گھٹنوں کے پاس کچھ محسوس ہوا اسنے نیچے دیکھا تو شفان اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا ہوا تھا وہ حیران سی اسے دیکھ

رہی تھی

قزح میرے ساتھ بوڑھا ہونا پسند کروگی ؟؟اسنے ایک ہیرے کی " چمکتی ہوئی رینگ اسکے سامنے کی اور یہ بات کہی قزح جو مسرور سی اسے دیکھ رہی تھی اچانک بوڑھے ہونے کی بات پر اسکی ہنسی نکل گئ

قزح نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ بھی گھٹنوں 💥✨✨🙈آؤ مائی گاڈ سیریسلی " کے بل زمین پر بیٹھ کر شفان کے سامنے اپنا ہاتھ کر دیا تھا اسکا یہ انداز شفان کو دیوانہ کر گیا ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی لو یو قزح !اسنے دھیرے سے اسکو رینگ پہنا کر اسکا ماتھا اپنے ماتھے سے ٹکا کر اسکی گال پر اپنا ایک ہاتھ کر نہایت ہی دھیرے سے اپنی محبت کا اظہار کیا

آئی لو یو ٹو شفان "اسنے بھی دھیرے سے کہا چاند کی روشنی میں ان " دونوں کی محبت کو جگنوؤں کی دلکش روشنی نے مزید نکھارا تھا

LRI🖋PDI☕📒

#ماضی

بادشاہ سلامت ہماری بیٹی اب آپکی ہوئی ہم اپنی بیٹی کو مرتا ہوا نہیں" دیکھ سکتے اس سے بہتر ہے وہ یہاں جی لے "ولی اللہ نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر اپنا فیصلہ سنا دیا

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں میری بیٹی یہاں کیسے رہیگی "حیات کی والدہ " نے چیخ کر کہا

شہزادے حیات کو لے جائیں اس سے پہلے ہم اپنا فیصلہ بدلنے پہ مجبور" ہو جائے "حیات کے والد نے حیات کو اسکی ماں سے الگ کیا اور اسے ایان کے حوالے کیا

ولی اللہ تم جب چاہو یہاں ا سکتے ہو ایان بھی حیات کو ملوانے آتا" رہے گا "بادشاہ کی رعب دار آواز پورے حرم میں گونجی

کل سے ایان اور حیات کی باقاعدہ شادی کی رسوم کا آغاز کیا جائے گا" سب لوگ تیاریوں پر لگ جائے "بادشاہ نے حکم جاری کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب لڑکیاں حیات کو لے کر اسکے کمرے میں چلی گئی حیات اب رونا دھونا چھوڑ کر سب کے ہنستے ہوئے چہرے دیکھ رہی تھی اتنے میں ایک بہت ہی خوبصورت عورت اسکے کمرے میں داخل ہوئی حیات کو وہ عورت بادشاہ کے برابر میں بیٹھی ہوئی دیکھائی دی تھی

"ہم ایان کی والدہ ہیں !ما شا ء اللہ آپ تو چاند کا ٹکڑا ہو اللہ نے آپکو ہمارے نصیب میں لکھ کر آپکے حسن کے ساتھ انصاف کیا ہے ۔۔۔لڑکیوں انکے سب کام کی زمیداری آپ پر ہے اللہ نگہبان "وہ کہہ کر چلی گئی تھی حیات ان سے کافی متاثر ہوئی تھی وہ تو ڈر رہی تھی کہ سبکا رویہ کیسا ہوگا لیکن یہاں تو شاہد سب ہی خوش تھے ۔۔اپنے والدین سے مل کر وہ خاصی مطمئن ہوگئی تھی

ماضی۔۔#

آج حیات کا نکاح اور رخصتی کا جشن تھا حیات نے اس دنیا کو قبول تو کر لیا تھا لیکن اسے اپنی دنیا کی بھی یاد آتی تھی اسکے ماں باپ تو روز

ملکر جاتے تھے آج تو انکو بھی مدعو کیا گیا تھا حیات صبح سے ہی بہت زیادہ نروس تھی اسکو ساری خادمائیں اور حرم کی خاندان کی لڑکیاں ملکر ایک خاص جگہ پر لے کر گئی تھی وہ ایک بڑے طرز کا خوبصورت شاہی کمرا تھا جہاں پر حرم کی ہر دلہن شادی سے پہلے تیار ہوتی تھی وہاں ہر طرف پھول ہی پھول تھے ہلکے گرم پانی میں گلاب اور گیندے کی پتیاں نظر آ رہی تھی حیات ایسی جگہ دیکھ حد سے زیادہ ڈر رہی تھی اسکے مطابق یہ ایک سویمنگ پول تھا پھولوں والا

شہزادی اس میں نہانا ہے آپ کو !خادمہ نے اس پول کی طرف " اشارہ کیا حیات خوف زدہ سی اسے دیکھنے لگی

ن۔ن۔نہیں مجھے ڈر لگتا ہے ؛؛حیات نے صاف انکار کر دیا تھا " خادماوں کے منہ لٹک گئے تھے اتنے میں وہاں ایان کی بھابھی پہنچی اور صورتحال دیکھ کر مسکرانے لگی

حیات یہ رسم ہے میں اپنی شادی کے وقت بھی یہاں سے تیار ہوئی " تھی بلکہ ساری شہزادیاں اور ملکائیں یہی سے تیار ہوتی ہیں اپنی شادی

کے وقت !!وہ ان کی بات سے انکار نہ کر پائی نہانے کے بعد اس پر ایک خاص عطر بہایا گیا تھا اسکا وجود کسی تازہ پھول کی طرح مہک اٹھا تھا

اسکے چہرے پر گلاب کا لیپ لگایا گیا تھا جس سے اسکا چہرا بھی گلاب لگ رہا تھا اسکو ایک بے حد خوبصورت نفیس سونے کی تار سے اس پر نفیس سا کام ہوا ہوا تھا حیات نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا قیمتی اور خوبصورت گاون کبھی نہیں دیکھا تھا

یہ تو بہت خوبصورت ہے !!حیات کے منہ سے بے اختیار نکلا "

اسنے خادماوں کی مدد سے اسے پہنا اس کے ساتھ ہی اسکو انتہائی قیمتی زیورات پہنائے گئے تھے اسکی تیاری اب مکمل تھی وہ بے شک اب تک کی حسین ترین شہزادی تھی اور اس تیری کے بعد تو اس پر سے ہر نظر ہٹنے سے انکاری تھی اسکے گاون کے پیچھے کا حصہ خادماوں نے پکڑ رکھا تھا ہر خادمہ چاہتی تھی کہ وہ ضرور شہزادی کے گاون کا حصہ پکڑے اسکے چہرے پر ایک خوبصورت جالی دار ڈوپٹہ اڑھا کر اسے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقریب کے حال میں لایا گیا جہاں ساری ریاعا اپنی نئ شہزادی کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب تھی

وہ جیسے ہی حال میں داخل ہوئی شہزادہ ایان نے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا اور اسے نکاح کے لئے لے کر جانے لگا ایان کی ہاتھ کی گرفت انتہائی نرم تھی حیات تو اسکے ہاتھ کے لمس سے ہی کانپ کر رہ گئی تھی وہ آنے والے وقت کا سوچ کر ہی خوف زدہ تھی نکاح شروع ہوگیا تھا حیات کے آنسو جاری تھے نکاح ہو چکا تھا پوری ریاعا میں مٹھائیاں تقسیم ہو رہی تھی ہر طرف پھول برسائے گئے تھے ہر طرف مبارک باد کا شور مچا ہوا تھا ۔۔

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور مچا ہوا تھا ایان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا اور اپنی ریاعا کے سامنے جا کر کھڑا ہوا ریاعا میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی ایان نے سونے نے سکوں کی بارش کر دی اپنی ریاعا کے اوپر حیات گم سم سی کھڑی تھی ۔۔

اسے ایان کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا ایک انتہائی خوبصورت اور

شاندار کمرا تھا پورے کمرے میں پھول ہی پھول تھے وہ سیج پر بیٹھی نڈھال سی ہو کر پیچھے ٹیک لگا گئی کئی آنسو بہہ نکلے تھے اسکے کہاں سے کہاں کا کھڑا کیا تھا قسمت نے اسے ۔۔

ایان کمرے میں داخل ہوا تو حیات ٹیک لگا کر سو رہی تھی آسکی آنکھیں مسکرائی تھیں وہ اسکے پاس بیٹھا تو کسی احساس کے تحت اسکی آنکھیں کھلی تھی سامنے ایان کو دیکھ کر اسکی ساری نیند اڑ گئی تھی وہ ایک دم سیدھی ہوئی تھی ایان نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسپر ایک نرم سا بوسہ دیا تھا

مجھ سے ڈرو مت ایک بار مجھ پر بھروسہ کرو تمہیں کبھی بھی کوئی " تکلیف درد دکھ نہیں ہونے دوں گا اور شہزادہ ایان اپنے وعدے سے کبھی مکرتا نہیں ہے !!اسکی آواز کی خوبصورتی میں حیات کھو سی گئی تھی اسنے بے اختیار اسکا ہاتھ تھاما تھا ایان نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا ۔۔۔

حیات کو اپنے گاؤں کی ڈوریاں کھلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اسنے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی آنکھیں میچ لیں تھیں ـــــ ــــــــ

LRI🖊PDI📒☕

#حال

قزح کو ہوش آگیا تھا خود کو ایک عجیب و غریب جگہ پر خود کو دیکھ کر اسکی روح فناح ہو گئی تھی ایک اندھیرے سے کمرے میں خود کو پا کر اسکا دماغ ماؤف ہو رہا تھا وہ ہمت کر کہ اٹھی اور دروازے پر گئی

"دروازہ کھولو ؟؟؟؟ ش۔شفان؟؟؟؟؟؟؟؟؟ پلیز کھولو دروازہ "

وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی اچانک دروازہ کھلتا ہے اور شفان اندر داخل ہوتا ہے !!اسے دیکھ کر وہ خوف زدہ سی اسے دیکھنے لگتی ہے شفان اس وقت واقعی کوئی شہزادہ معلوم ہو رہا تھا ایک خوبصورت شہزادہ قزح کی آنکھیں رونے سے بے حد جل رہی تھی

خود کو تیار کر لو واپس اپنی دنیا میں جانے کے لئے وہاں ہمارا نکاح " ہوگا اور اگر زرہ سی بھی ہوشیاری کی تو زندہ دفن کر دوں گا "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہو تم ؟؟قزح نے ڈر کر پوچھا تو شفان تنزیہ لہجے میں مسکرایا "

میں شفان ہوں میری جان تمہاری محبت !شفان نے مسکرا کر کہا تو "
قزح کی آنکھوں سے کئی موتی ٹوٹ کر گرے

تم نہیں ہو شفان؟؟؟؟؟ سمجھے تم شفان کیسے ہو سکتے ہو ؟؟ وہ تو "
تمہارے جیسا نہیں ہے !!!!بولو کون ہو تم !!!وہ روتی روتی نیچے بیٹھ
گئی شفان نے اسے بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا

زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے !!ورنہ یہ زبان بند کر "
دوں گا "شفان کی سفاکی اس وقت عروج پر تھی اتنے میں کوئی اندر
داخل ہوا !!!

شفان کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے ؟؟؟ مراد نے شفان کو پکڑ کر پیچھے "
کرتے ہوئے کہا قزح نے اسے دیکھا وہ بھی بلکل شفان کی طرح تھا
ویسا ہی خوبصورت اور مردانہ وجاہت کا پیکر

مراد اسے سمجھا دو مجھ سے زبان درازی نہ کرے ورنہ جلدی مار "

دوں گا ایسے !!!وہ سفاکی سے کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

دیکھو لڑکی جیسا وہ کہہ رہا ہے مان لو اسکا غصہ بہت زیادہ تیز ہے "

لیکن مجھے امید ہے وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے وہ تم سے محبت

" کرتا ہے اور یہ بات میں جانتا ہوں

کل صبح ہم لوگ اس دنیا سے چلے جائے گے اپنی دنیا میں اور وہاں "

" تمہارا نکاح شفان کے ساتھ ہوگا "تم تیار رہنا

" یہ کھانا پڑا ہے کھا لینا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مراد کہ کر رکا نہیں کمرے سے باہر نکل گیا قزح روتی نیچے بیٹھ

گئی سوچ سوچ کر اسکی آنکھیں بند ہو گئی تھی

کونسا بدلہ کونسی دنیا کون شہزادہ ؟؟؟

قزح اندھیرے کی آدی نہیں تھی اس لیے وہ اس وقت بخار میں مبتلا

ہو گئی تھی مراد اسے لینے آیا تھا وہ فرش پر سکڑی سمٹی ہوئی پڑی تھی

بخار کی حدت سے اسکا چہرا بے حد سرخ تھا پلکیں لرز رہی تھی مراد جھکا اور اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ شاید اپنے حواس میں نہ تھی

لڑکی اٹھو !!!مگر کوئی ریسپونس نہیں آیا اتنے میں شفان اندر داخل" ہوا

مراد چلنا نہیں ہے کیا ؟؟؟ شفان نے مراد سے پوچھا جو خاصا پریشان" کھڑا ہوا تھا

یار یہ اٹھ نہیں رہی شاید ڈر کی وجہ سے بخار ہو رہا ہے "مراد نے " پریشانی سے کہا تو شفان کے چہرے پر بھی پریشانی صاف جھلک رہی تھی

مراد تم جاؤ کچھ کھانے کو لاؤ میں دیکھتا ہوں "وہ مراد سے نظریں " چرا رہا تھا مراد بھی دیکھ سکتا تھا اسکی پریشانی مگر اسے پتا تھا کہ وہ مانے گا نہیں کہ وہ اس سے کتنی شدید محبت کرتا ہے رات بھی شفان کی بے سکونی اس سے چھپی نہیں رہ سکی وہ اس کا جان سے عزیز دوست تھا اور اسکی ماں جیسی تائی جان کا بیٹا بھی

قزح آنکھیں کھولو اپنی ؟؟؟ چلو اٹھو اب " !شفان نے اسکا سر اپنی"
گود میں لے کر اسکا چہرا تھپتھپایا اسکا وجود بخار کی آگ سے لپٹا ہوا تھا
اور اسکی نبض بھی بہت دھیرے دھیرے چل رہی تھی شفان نے اسکے
ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں شفان کے ہاتھ سے
ایک سفید روشنی سی نکلی تھی جو قزح کے ماتھے میں جذب ہو رہی تھی
کچھ وقت ایسا چلتا رہا اب قزح کی آنکھوں مندی مندی سی کھل رہی
تھی اسنے اپنی آنکھیں میچ لیں تھی سر درد سے اسکی جان نکل رہی تھی
اتنے میں مراد بھی آگیا تھا کافی کچھ لایا تھا وہ کھانے کو اسنے قزح کو
سیدھا بیٹھایا اور اسے دودھ کا گلاس دیا قزح نے چپ چاپ تھام کر پینے
لگی وہ شفان سے اس قدر ڈری سہمی ہوئی تھی کہ اگر وہ اسے زہر بھی
دے دیتا تو وہ بغیر دیکھے پی جاتی

شفان نے اسے غور سے دیکھا وہ ایک ہی دن میں کتنی کمزور ہوگئ تھی
لیکن شفان نے اپنا دل پتھر کا کر لیا تھا اسنے دودھ پی کر گلاس رکھ دیا
اب وہ نظر جھکائے بیٹھی تھی

چلو مراد میں باہر انتظار کر رہا ہوں اسے لے کر آجاؤ "وہ کہتا ہوا "
اٹھا اور باہر نکل گیا مراد نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا تو وہ سسکی
مراد نے اسے دیکھا جہاں آنسو چپ چاپ بہتے جا رہے تھے

کیوں رو رہی ہو لڑکی "مراد نے نرمی سے پوچھا "

آپ مجھے کیوں لے کر جا رہے ہیں مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں "
میں تو شفان کو جانتی تھی اسنے مجھے پروپوز کیا تھا پھر یہ کوئی اور شفان
کی صورت میں مجھے لینے کیوں آگیا مجھے نانو کے پاس جانا ہے پلیز مجھے
جانے دو "قزح نے روتے ہوئے اس سے منت کی تھی لیکن وہ تو جیسے
سن ہی نہیں رہا تھا چپ چاپ اسے شفان کے پاس لے کر آگیا تھا
قزح اس جگہ کو حیرت سے دیکھ رہی تھی یہ ایک سرسبز ہرے بھرے
خوبصورت میدان تھے شفان دو سفید انتہائی خوبصورت گھوڑوں کے
ساتھ کھڑا ہوا تھا

مراد تم چلو ایسے اپنے طریقے سے لانا پڑے گا "شفان کی بات پر "
مراد سر ہلاتا چلا گیا تھا اسکا گھوڑا تو ہوّاوں میں باتیں کرتا ہوا جا رہا تھا

قزح کی جان نکل رہی تھی یہ سوچ کر ہی کہ اسے گھوڑے پر سواری کرنا پڑے گی شفان اسکے پاس آیا قزح کی آنکھوں میں کرب تھا خواب ٹوٹنے کا کرب مان ٹوٹنے کا کرب دل ٹوٹنے کا کرب لیکن شفان کا دل اس وقت پتھر کا ہو چکا تھا اس نے قزح کو پکڑ کر اپنے حصار میں لیا اور اسکا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا !

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ !؟ کب کھڑا انتظار کر رہا ہوں اور تم " اتنے نخرے کس چیز کی دیکھا رہی ہو؟؟؟ شفان نے بہت روکھے انداز میں کہا تھا اس کا لہجہ کسی بھی احساس سے خالی تھا قزح کو اس کے اس روپ نے بہت تکلیف دی تھی ۔۔۔ ایک دم سے تیز بارش کی بوچھاڑ شروع ہو چکی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ایک کی آنکھوں میں ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں تھیں اور دوسرے کی آنکھوں میں کوئی احساس نہ تھا

انجانی سی راہیں تھیں ۔۔۔

نہ کوئی دیشائیں تھیں۔۔۔

بس ایک تیری باہوں کا سہارا تھا

لینا کیا دنیا سے تھا

ہم کو کس کی تھی پرواہ

بس ایک تو ہی تھا جو ہمارا تھا ۔۔

تو اس پاس تھا تو نہ دل اداس تھا

!!!!جب سے گیا تو دے گیا اداسیاں ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے وجود کا تو رازدار تھا ۔۔۔

جب سے گیا تو دے گیا اداسیاں ۔۔۔۔

قزح اس میں کھونے لگی تھی اسکا ہاتھ اپنے آپ شفان کے گال کو چھو گئے تھے وہ اک اسے دیکھ رہی تھی شفان کی خوبصورتی کا طلسم اس پر جادو کر رہا تھا ۔

ہاں ان سوالوں کا میں جواب کیا دیتا

!! کہ تیرا اور میرا کیا ہے رشتہ

ایک تیری چاہت ہے اک دل کی راحت ہے

ان کے بن دنیا میں رہتا ہے کیا ۔۔

ہاتھوں سے میرے کیوں نمانا پھسل گیا

!!!! طوفان تھا یا تھی میری خاموشیاں۔۔

میرے وجود کا تو رازدار تھا

!!!!جب سے گیا تو دے گیا اداسیاں۔۔۔۔

قزح نے بے اختیار اپنے لبوں کو شفان کے لبوں سے لگائے شفان اسکی اس حرکت پر اپنی کی بڑھنے والی دھڑکن کو نہ روک پایا تھا وہ ہمیشہ اسے مجبور کر دیتی تھی شفان پھر خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا شفان نے اسکے گرد مظبوطی سے حصار بنایا تھا وہ دونوں سب بھول گئے تھے قزح بھول گئی تھی کہ شفان کیا تھا شفان بھی اسکے لبوں کی گرمی میں پگل گیا تھا شفان نے اپنی آنکھیں بند کہ اور اسکے لبوں کو زور

سے قید کر لیا تھا ۔۔۔ قزح کی سانس رکنے لگی تھی شفان کو محسوس
ہوا تو اسے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے دھکا دے کر خود سے دور کیا تھا
وہ لڑکھڑا کر گری تھی اسے اپنی بے اختیاری پر جی بھر کے غصہ آیا تھا
اور اب اسے شفان سے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی

چلو اب !!! شفان کہتا ہوا گھوڑے پر بیٹھا اور اسے بلایا اپنی طرف "
وہ اٹھی اور کھڑی ہوگئی شفان نے ایک ہی جست میں نیچے جھک کر
اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے آگے گھوڑے پر بیٹھایا اور گھوڑا چلنے
لگا قزح کو اسکے حصار میں آ کر عجیب سی بے اختیاری ہو جاتی تھی ایک
تحفظ کا احساس جو اسے کبھی کسی کے ساتھ نہیں ہوا تھا وہ بیٹھی بیٹھی
سو چکی تھی شفان نے اس کی طرف دیکھا وہ سو چکی تھی تب شفان
نے گھوڑا روکا اور گھوڑا ہوا میں تحلیل ہو چکا تھا شفان کے خوبصورت
نیلے پر نکلے تھے شفان نے اسے باہوں میں لئے ہوئے ہواؤں میں
اڑنے لگا تھا جو اب کافی قریب لگی تھی ۔۔۔

آج میں نے زندہ رہ کر بھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرنے کا تجربہ کیا !!!

" شہزادے ایان !!آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے "
بادشاہ سلامت نے ایان کے سیاسی کمرے میں داخل ہوئے تو وہ فوراً
ادب میں کھڑے ہوئے ؛

ابا حضور ہمیں بلا لیا ہوتا "ایان انکے احترام میں کھڑا ہوا تھا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان بچے مسئلہ زرا گھمبیر ہے شہزادہ محمد نے بغاوت کر دی ہے اور "
ہماری بیٹی بھی وہاں پھس گئی ہے تمہیں تو پتا ہے نہ کہ ہمارے یہاں
ایک بار جو رشتہ جوڑ دیا جائے وہ ٹوٹ جائے تو اس لڑکی کو بیوہ سمجھا
جاتا ہے ہم شہزادی شمع کا رشتہ کبھی نہیں توڑ سکتے اور انکا تو نکاح ہو
چکا ہے پہلے ہی "بادشاہ ایان کو بہت مضطرب نظر آ رہے تھے ایان
انکے قدموں میں جا کر بیٹھ گیا تھا

ابا آپ کیوں فکر کر رہے ہیں شمع کا رشتہ نہیں ٹوٹے گا اور ہم سب "

دیکھ لیں گے ان شاءاللہ آپ فکر نہیں کریں اور ویسے بھی محمد ہمارے بھائی جیسا ہے ہم چچا جان سے بات کریں گے وہ محمد کو ضرور سمجھائیں گے "ایان نے بادشاہ کا ہاتھ تھام کر اس پر بوسہ دے کر تسلی دی تھی ۔۔

LRI PDI

شہزادی آپ گر جائے گی خدارا نیچے اجائے اگر کسی نے دیکھ لیا تو" ہماری خیر نہیں ہے "حیات جو آم کے درخت پر چھڑنے کی کوشش کر رہی تھی اپنی ڈرپوک سی خاص کنیز کی باتوں کو نظر انداز بھی کر رہی تھی وہ آج صبح سے ہی کافی بور ہو رہی تھی (ٹھہری جو من موجی (اپنی خاص خادمہ کو لے کر پیچھے باغ میں آگئ تھی جہاں ہر طرح پھول اور پھلوں کے درخت بکثرت موجود تھے جنہیں دیکھ کر وہ رہ نہ سکی اور پرانی والی من موجی سی حیات بن گئی تھی

ایان وہاں حیات جو ڈھونڈتے ہوئے پہنچا اور خادمہ کو جانے کا اشارہ دیا اور خود وہاں اسکی جگہ کھڑا ہو کر اپنی شہزادی کے حرکتیں دیکھ رہا تھا

جو سفید رنگ کے گاون میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اسکے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے ایک چھوٹا سا تاج اسکے سر پر موجود تھا جس سے ہی کوئی اندازہ لگا سکتا ہوگا کہ وہ شہزادی ہے ورنہ تو اسکی حرکتیں ہرگز شہزادیوں والی نہ تھی اچانک اسکا پاؤں سلپ ہوا تھا

اااااااا سونی پکڑو مجھے !!!!!!وہ زور سے چلائی جب کسی کی باہوں " میں خود کو محسوس کیا تو آنکھوں کو آہستہ آہستہ سے کھولا سونی کی جگہ ایان کو دیکھ کر اسکے گال بری طرح لال ہوئے تھے شرمندگی الگ ہو رہی تھی اسے جبکہ آیان اسکے چہرے پر بکھرے ہوئے رنگوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا ۔۔

وہ میں یہاں مطلب وہاں اکیلی تھی تو بور ہو رہی تھی تو یہاں آگئی" میں !!

حیات نے نظریں جھکا کر کہا ایان کی طرف دیکھ کر اسے رات کا سارا وقت فلم کی کہانی کی طرح یاد آیا حیا کے کئی رنگ اسکے خوبصورت چہرے پر پھیلے ہوئے تھے جنکو دیکھ کر ایان کے چہرے پر ایک

خوبصورت مسکراہٹ آئی ۔۔

" ایک جگہ لے چلوں ؟ آپکی ساری بوریت دور ہو جائے گی وہاں جا کر
!

ایان نے اسکو نیچے اتارتے ہوئے کہا جسکو سن کر حیات کے چہرے پر ایک چمک آئی اور اسنے اپنا سر جلدی جلدی سے اثبات میں ہلایا ایان کے خوبصورت سبز رنگ کے پر پھیلے اور اسنے حیات کو کمر سے پکڑ کر اپنے حصار میں لیا اور اونچی اڑان بھری حیات کی آنکھوں میں میں خوف دیکھ کر اپنی اوڑان کو دھیما کیا کیوں کہ حیات محترمہ ایان سے پوری طرح چپکی ہوئی تھی

حیات ڈر کیوں رہی ہیں آپ ؟؟ ایان نے مسکراتے ہوئے پوچھا "

" آ آ آ پ اس قدر اونچا اڑ رہے ہیں جھے اونچائی سے ڈر لگتا ہے نیچے اترے ہم چل کے جائے گے "حیات نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر کہا تو ایان نے نیچے کو اوڑان بھری اور زمین پر اترا تو حیات لمبے لمبے سانس لینے لگی اور اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالنے لگی

چلیں آئے اس طرف "ایان اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لئے " چلنے لگا حیات خوبصورت نظاروں کو دیکھتے ہوئے بہت مسرت محسوس کر رہی تھی

" یہ دنیا بہت خوبصورت ہے بلکل ایک خوبصورت خواب کی طرح ابھی بھی مجھے لگتا ہے جیسے میں کبھی بھی اٹھ جاؤں گی اور یہ خوبصورت خواب ختم ہو جائے گا "

حیات نے ایان کو دیکھتے ہوئے منہ بسور کر کہا تو ایان نے رک کر اسے اپنے سامنے کیا

" حیات بھول جاؤ کہ یہ خواب ہے یہ کوئی خواب نہیں ہے یہ دنیا حقیقت میں ہے اور یہ سب ایک حقیقت ہے قبول کرو ایسے تمہارے نصیب میرے ساتھ ہی جڑا ہے اور ہم دونوں ایک ہیں یہ دو جسم ہیں لیکن ان میں جان ایک ہی ہے "حیات اسکے خوبصورت لہجے میں کھوئی ہوئی تھی محبت کا طلسم چلا تھا حیات نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسپر اپنے سرخ لب رکھ دیے ایان اسکی اس جسارت پر دل کھول کر مسکرایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ تو کھو جاتی ہیں !! مجھے بھی کھونے دیا کریں خود میں ،۔۔ ایان "
مخمور لہجے میں محبت سے بولا تو حیات حوش میں آئی اور جیسے ہی پیچھے
جانے لگی ایان نے اس سے پہلے ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے
اپنے حصار میں لیا اسکا چہرا تھوڑی سے اوپر کیا

مجھے انتظار ہے اس دن کا جس دن آپ مجھ سے اپنی محبت کا اظہار "
کریں گی "یہ کہتے ہی ایان نے اپنے لبوں کو اسکے لبوں پر دھیرے
سے رکھا اور انہیں قید کر لیا محبت سے عزت سے مان سے غرور سے
۔۔۔ حیات نے اسکی چاہت کے آگے اپنی مزاحمت رد کر دی تھی ۔۔۔
دور ایک محبت کا دشمن انہیں دیکھ کر شیطانی چمک لئے ہنسا تھا
وہ ایک محبت کی داستان کو ختم کرنے جا رہا تھا ۔۔۔

✏️☕📒

قزح جب نیند سے بیدار ہوئی تو خود کو ایک فیری ٹیل دنیا میں دیکھ کر
اسکے سارے وجود میں جیسے چونٹیاں رینگ گی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی

اسکے کمرے کے سامنے ہی ایک بڑی سی کھڑکی تھی جسپر گلابوں کے پردے لگے ہوئے تھے کمرے میں ہر طرف اسے گلاب کے پودے نظر آئے جو دیواروں پر پھیلے ہوئے اسے خوف زدہ کر رہے تھے

شفان ؟؟؟؟؟ اسنے دھیرے سے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے شفان کو " آواز دی لیکن وہ نہیں آیا اسکے دماغ میں ایک ترکیب آئی وہ جلدی سے اٹھی اور گلابوں کے پردے پر ہاتھ پھیرا جب اسے اس پر کوئی خطرہ نہ لگا تو اسنے آہستہ سے پردوں کو پیچھے کیا اور باہر جھانکنے لگی باہر بہت تیز برف باری ہو رہی تھی پردے کھڑکی سے سرکتے ہی بے حد ٹھنڈے ہوا کے جھونکوں سے قزح کا پورا وجود جیسے جمنے لگا تھا اچانک اسکے کاندھوں میں شدید درد شروع ہوگیا وہ چیخنے لگی لیکن اسکا درد کم نہیں ہو رہا تھا اسے لگا وہ درد جیسے اسکی جان لے لے گا اسکی آنکھوں کے آگے آندھرا آنے لگا اس سے پہلے وہ کھڑکی سے نیچے گرتی وہ وہ کسی کے مضبوط حصار میں تھی مقابل نے پردے برابر کئے تو سردی کی شدت کم ہوئی لیکن قزح کے کاندھوں میں درد میں زرا بھی کمی نہ آئی

تھی شفان کو اسکا درد سے بے حال ہونا بے حد تکلیف دے رہا تھا

اسنے اسے ایک دم خود میں بھینچا اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے کاندھوں پر

رکھے اسکے دونوں ہاتھوں سے ایک سفید روشنی نکل کر قزح کے دودھیا

کاندھوں میں جذب ہو رہی تھی اور قزح کا درد کم ہوا اور پھر آہستہ

آہستہ ختم ہوگیا تو اسے سکون آگیا اسکے سکون میں آتے ہی شفان نے

اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا اسکے خوبصورت چہرے پر بے حد غصہ تھا

قزح اسکی بے حد نیلی ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر خوف سے کپکپا گئی

کس نے کہا تھا کھڑکی کھولو ہاں؟؟؟؟؟ وہ زور سے دھاڑا تو قزح نے"

اپنے دونوں کانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر زور سے چیخنا چلانا شروع

کر دیا وہ اس وقت کوئی پاگل لگ رہی تھی

نہیں کرو تم شفان نہیں ہو نہیں ہو تم شفان ؟؟؟؟؟وہ مسلسل یہی "

دوہرا رہی تھی شفان۔ نے اسے کھینچا لیکن وہ خاموش نہیں ہو رہی تھی

شفان نے جھنجھلا کر اسکے ہونٹوں کو قید کر کے اسکا چیخنا بند کیا تو وہ

اسکی گرفت میں مچل گئی تھی تھوڑی دیر بعد شفان نے اسے الگ کیا تو

وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی

" آئندہ ایسی حرکت کی تو زندہ نہیں رہو گی !!!شفان ابھی بھی غصے میں تھا

" خادمہ آئے گی کھانا لے کر اور پھر تمہیں تیار کرے گی کیوں کہ ہمارا نکاح ہے اور میں تمہاری کوئی بھی اور بکواس نہیں سنوں گا "،

اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی شفان نے اسے باور کرایا

" میں نہیں کروں گی تم جیسے جانور سے نکاح سمجھے تم ـــ مجھے میری نانو کے پاس جانا ہے ورنہ میں خود کو ختم کر دوں گی یا تمہیں "قزح نے چلا کر کہا تو شفان کا دماغ جو پہلے ہی اسکی بھاگنے والی حرکت پر خراب ہوا ہوا تھا اور گھوم گیا اور اسنے اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا جس سے اسکا ہونٹ پھٹ گیا اور ایک خون کی باریک لکیر اس میں سے نکلی قزح اسکے تھپڑ سے الٹی بیڈ پر گری تھی شفان نے اسکے بالوں سے اسے پکڑا اور اسکو دیوار کے ساتھ لگایا

" لگتا ہے اپنی نانو کو مرتا ہوا دیکھنا چاہتی ہو تم "شفان نے درد سے

بلکتی قزح کی آنکھوں میں اپنی بے حد نیلی ہوتی آنکھیں گاڑھیں

چپ چاپ نکاح کے لئے ہاں بولو گی ورنہ تمہاری پیاری نانو کی " موت تمہیں براہ راست دیکھاونگا "سرد لہجے میں کہتا ہوا وہ اسے خوف کی انتہا کو پہنچا گیا تھا

شفان اسے بڈ پر دھکا دے کر کمرے سے باہر نکل گیا اور کمرے میں قزح کی گھٹی گھٹی سسکیاں جاری ہوگئی تھی ۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے زہن میں ایک ہی سوال تھا۔۔

کون ہے یہ شفان اور کس بات کا بدلہ لے رہا ہے؟؟؟ ؟ ۔۔ "

💐💐 نکاح اسپیشل LRI❤️PDI LRI❤️PDI LRI❤️PDI LRI❤️PDI

قزح بھوک کی زیادتی اور رونے کی وجہ سے بہت جلد سو گئی تھی کھانا جوں کا توں پڑا ہوا تھا مگر اسنے کھانے کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا بکھرے بال سوجی آنکھیں یہ وہ قزح نہ تھی جو ہوا کرتی تھی وہ زمین پر بیٹھی

بیڈ پر سر رکھے سو چکی تھی شفان کمرے میں داخل ہوا تو کھانا ویسے ہی پڑا ہوا تھا جب کہ قزح بے ترتیب حالت میں سو رہی تھی ۔۔

کیا کروں میں کیسے کروں میں تم سے محبت یہ جانتے ہوئے بھی کہ " تم ۔۔۔۔ اسنے اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا تھا اور قزح کو پکڑ کر لیٹایا شفان کے ہاتھوں کا لمس ملتے ہی اسکی آنکھیں پٹ سے کھولیں اور وہ خوف زدہ ہو کر رہ گئی

کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے ؟؟ شفان کا لہجہ نہ نرم تھا نہ ہی سخت " تھا قزح نے نفی میں سر ہلایا شفان سے لڑنے کی ہمت اب اس میں نہیں تھی آسکی تو یہ سوچ کر ہی جان نکلی جا رہی تھی کہ شفان کوئی عام انسان نہیں ہے نہ یہ کوئی عام دنیا ہے شفان نے کھانے کی ٹری آگے رکھی تھی اسکے

کھانا کھاؤ !!شفان کا لہجہ اب کافی سخت تھا قزح نے لب بھینچے " ٹرے میں عجیب عجیب سے کئی کھانے دیکھے جن کو دیکھ کر اسکا جی متلا گیا اسے ایک ابکائی آئی جو شفان سے چھپی نہ رہ سکی شفان نے ایک

لمبی سانس خارج کی اور ایک پلیٹ میں سے ایک چمچ سے وہ سوپ کی
طرح کی کوئی چیز تھی اسے قزح کے منہ کے آگے کیا قزح نے رحم
طلب نظروں سے اسے دیکھا مگر رحم اور شفان نہ ممکن قزح نے مجبوراً
اپنا منہ کھولا اور اپنے منہ میں لے لیا لیکن وہ حیران رہ گئی وہ جو بھی
ڈش تھی لیکن اس قدر لذیز تھی کہ وہ اب خود کھانے لگ گئی تھی
شفان نے پوری ٹرے اسکے آگے بڑھا دی تھی اور خود کمرے سے باہر
نکل گیا تھا قزح جو ایک دن سے مسلسل بھوکی تھی وہ اب پوری توجہ
سے کھانا کھا رہی تھی اور مان بھی گئی تھی اسنے آج سے پہلے اتنے
مزے کے کھانے کبھی نہیں کھائے تھے کھانا کھانے کے بعد اسنے ایک
مشروب کی طرف دیکھا شائد وہ پانی تھا اسنے اسے پی لیا تھا حسب
توقیق وہ بھی بہت لذیز تھا مگر وہ پانی نہیں تھا وہ کھا کر خود کو اب
کافی فرش محسوس کر رہی تھی اتنے میں ایک خادمہ آئی اسکے ہاتھ میں
بڑے بڑے تھال دیکھ کر قزح پریشان سی ہو گئی

یہ کیا ہے ؟ قزح نے تجسس سے پوچھا "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ آپکا نکاح کا جوڑا اور باقی سامان ہیں شہزادی "وہ ادب سے بولی "

اتنے میں شفان اندر داخل ہوا تو وہ خادمہ باہر نکل گئ

ایسے جلدی پہنوں اور تیار ہو جاؤ نکاح کے لئے کیوں کہ میں اب " اور انتظار نہیں کر سکتا "شفان نے اسکی آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں ڈالی تھی

خادماوں کو تنگ نہیں کرنا جیسا وہ کہیں گی ویسا کرنا اگر کوئی ڈرامہ " کیا نہ تو انجام برا ہوگا "آخری بات اسنے قزح کے کان کے قریب کی تھی اور پھر پیچھے ہوا قزح جو اپنا سانس روکے بیٹھی تھی اسنے ایک لمبی سی سانس لی اور خود کو نارمل کرنے لگی وہ باہر گیا تو کئی خادمائیں اندر آئیں قزح کو تیار کرنے ---

یہ مجھے کہاں لے آئی ہو؟؟ اسنے خادمہ سے پوچھا "

شہزادی یہاں آپ نہا لیں یہ خاص جگہ تیار ہوتی ہے ہر دلہن شادی " سے پہلے یہاں پر تازہ دم ہوتی ہے "خادمہ نے اسے سمجھایا اسنے پوری جگہ کا جائزہ لیا تو وہاں ہر طرف پھول ہی پھول تھے پانی میں سے بے

حد دلفریب خوشبو آ رہی تھی اس میں گلاب کی پنکھڑیاں اور گیندے
کے پھولوں کی پتیاں تھی

تازہ دم ہونے کے بعد اسکے وجود کو ایک خاص قسم کے عطر سے بھیگا یا
گیا قزح نے نکاح کا جوڑا پہن لیا وہ ایک خوبصورت سا لہنگا تھا ڈیپ
لال رنگ کا جس پر سلور کا کام کیا گیا تھا خوبصورت زیورات پہنائے
گئے اسے دلہن بن کر وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ خادماوں نے
کئی بار اسکی بلائیں لئیں کہ کہیں اسے نظر نہ لگ جائے ۔۔

سنو ؟؟ قزح نے ایک خادمہ کو مخاطب کیا "

جی شہزادی ؟ "

شفان کے ماں باپ وغیرہ وہ سب کہاں ہیں ؟ کافی وقت سے یہ "
سوال اسے تنگ کر رہا تھا تو اسنے پوچھ لیا

شہزادی شہزادے شفان کے ماں باپ کا تو انتقال ہو چکا ہے انکے "
بچپن میں ہی ان پر کسی نے قاتلانہ حملہ کروا کر انہیں قتل کر دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت خوبصورت تھیں بے حد معصوم شہزادی حیات مجھ سے بہت محبت کرتی تھیں میں انکی خاص خادمہ تھی ہمیشہ انکے ساتھ رہتی تھی شہزادی حیات اس دنیا کی سب تک کی حسین ترین شہزادی تھیں اور شہزادے ایان کے ساتھ انکی جوڑی اس دنیا کی سب سے خوبصورت جوڑی تھی

ہر جگہ قہرام مچا ہوا تھا جب یہ ظلم ہوا شہزادے شفان اسی دن پیدا ہوئے تھے جس دن انکا قتل کیا گیا تھا "وہ خادمہ اب باقاعدہ رو رہی تھی اور قزح کی آنکھوں میں بھی نمی ٹھہر سی گئی ماں باپ تو اسکے بھی اس دنیا میں نہیں تھے وہ سمجھ سکتی تھی ماں باپ کے بغیر کیا زندگی ہوتی ہے

شہزادی شہزادے شفان اسکے بعد اپنی تائی اور تایا کے ساتھ ہی رہتے تھے شہزادی ام ہانی نے انہیں اپنا بیٹا بنا لیا تھا "خادمہ نے مزید بتایا "

دروازہ کھلا اور مراد اندر داخل ہوا

چلو لڑکی شفان انتظار کر رہا ہے "اسکے کہتے ہی خادمہ نے اسکا "

گھونگھٹ نکال دیا وہ اب مراد کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی وہ لوگ ایک خوبصورت طرز کے حال میں داخل ہوئے جہاں شفان اور کچھ لوگ بیٹھے تھے شفان نے ایک نظر بھی قزح کی طرف نہیں دیکھا قزح کے دل کو کچھ ہوا اسکے اس ردعمل پر مراد نے اسے شفان کے برابر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بیٹھ گئی اور نکاح شروع ہو گیا

قبول ہے ، (!!وہ انسان نہیں ہے)

قبول ہے (!!یہ دنیا الگ ہے)

قبول ہے (!!اس نے مجھے دوکھا دیا ہے)

نکاح ہو چکا تھا چونکہ شفان نے نکاح میں کسی کو نہیں بلایا تھا تو وہاں مراد کے علاوہ اسکا اپنا کوئی بھی رشتہ دار موجود نہ تھا قزح کو کمرے میں بھیجا جا چکا تھا اب وہ دلی طور پر اس رشتہ سے خوف زدہ تھی لیکن وہ شفان کو جاننا چاہتی تھی اسکے ماں باپ کے بارے میں جاننا چاہتی تھی اور سب سے بڑھ کر شفان کس بات کا بدلہ لے رہا ہے اسے یہ جاننا چاہتی تھی ۔۔۔اسنے اب پکا ارادہ کر لیا تھا وہ اب ڈرے

گی نہیں بلکہ شفان کا مقابلہ کرے گی ۔۔

#ماضی

دربار میں اس وقت بلا کی خاموشی تھی سب لوگ ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے شہزادی ام ہانی اور شہزادی حیات باغ کی سیر کو نکلے ہوئے تھے

تم آخر کیا چاہتے ہو شہزادے محمد کوں پوری ریاعا کے سامنے ہمیں " زلیل کر رہے ہو تم "اس خاموشی کے جمود کو آخر کار بادشاہ نے توڑا بادشاہ کی بارعب آواز پورے دربار کو ہلا گئی تو وہی کئی دل بھی سہما گئی تھی لیکن وہی شہزادے محمد کے چہرے پر ایک تنزیہ مسکراہٹ در آئی تھی جو شہزادے ایان سے چھپ نہ سکی

اصل میں بادشاہ سلامت بات یہ ہے کہ ہم اپنے ابا حضور کی طرح " پوری زندگی آپکی غلامی نہیں کر سکتے ہمیں یہ منظور نہیں ہے نہ ہی ہمارا ضمیر گوارا دیتا ہے "اسنے آخر کار پٹاری سے سانپ نکال ہی دیا

تھا جو سبکو ڈس چکا تھا

شہزادے محمد اوقات میں رہیئے اپنی ؟؟؟ بادشاہ کی جلالی آواز پورے " دربار کی دیواروں کو ہلا گئی تھی لیکن وہی شہزادے محمد پہ اسکا کوئی اثر نہیں ہوا تھا شہزادے ایان کا ضبط بھی اب جواب دینے لگا تھا

بادشاہ سلامت اوقات ہی تو بنانے آیا ہوں اپنی اصل میں وہ کیا ہے " نہ اور بھی کئی لڑکیاں ہماری نظر میں ہیں اور بھی ریاستوں سے رشتے آ رہے ہیں آپکی بیٹی میں کوئی ہیرے جواہرات نہیں جڑے ہوئے جو ہم اسکے لئے مر جائے گے اگر ہمارے مطالبات پورے نہ کئے گئے تو ہم ابھی اور اسی وقت یہ منگنی توڑ دیں گے "اس مرتبہ شہزادے محمد نے کافی تیز لہجے میں دھمکی دی تھی وہ شہزادی شمع کو بہت محبت کرتے تھے لیکن اس باغی دماغ اور لالچ کا کیا جو اسے چین سے جینے بھی نہ دیتا تھا

ہم ایان اپنی درو)صوبہ (کی صوبے داری اپنے پورے ہوش و حواس " میں -----

ٹھہر جائے بھائی جان "شہزادی شمع نے آج سارے پردے سارے بندھن توڑ دیے تھے نقاب کئے وہ پری وش کی آنکھوں میں شہزادے محمد کی محبت آج بھی زندہ تھی جو وہ بچپن سے شہزادے محمد سے کرتی آ رہی تھی محبت تو شہزادے محمد بھی شدید کرتے تھے لیکن انکے ہوش و حواس پہ چھایا ہوا تھا جو اس جنون اور محبت کو چھپا گیا تھا

ابا حضور ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں اور اس طرح آنے کی معافی چاہتے ہیں "شہزادے محمد بے تاثر اسے دیکھ رہے تھے

ہم ان سے شادی ہرگز نہیں کریں گے یہ جو لالچ نہیں آگئے ہیں آج پیسے سے ہمیں خرید رہے ہیں ہمیں بے مول کر رہے ہیں کل کو تو اسی پیسے کے لئے نہیں بیچ کھائے گے "شہزادی شمع کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کر کے بہہ رہے تھے جو محمد کو بے حد تکلیف دے رہے تھے ساری دربار تاسف سے اس پری وش کو دیکھ رہے تھے جسکی آنکھوں سے کرب بہہ رہا تھا

" شہزادی شمع یہ ہمارا فیصلہ ہوگا آپکا نہیں آپ جائے یہاں سے "

بادشاہ سلامت نے بے حد غصے سے کہا وہ نہیں چاہتے تھے کہ انکی پاک باز بیٹی پر کوئی دھبا لگے

نہیں جائے گے ہم یہ ہماری زندگی ہے "شہزادی شمع نے چیخ کر کہا " تو سب لوگ اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہوگے ایان نے بادشاہ کے ہاتھ کو تھام کر انہیں روکا جو غصے سے شمع کی طرف بڑھ رہے تھے ملکہ کی آنکھوں سے آنسوں ایسے بہہ رہے تھے جیسے پانی کا نل چلا دیا ہو کسی نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شمع محمد کی جانب بڑھی اسکی آنکھوں کا کرب محمد کو چھلنی کر رہا تھا شمع کا نقاب ہٹ چکا تھا وہ پری وش آج اپنی ہی زندگی اپنے ہاتھوں ختم کر رہی تھی شمع کے ہونٹوں سے خون کی ایک لکیر بہہ نکلی محمد نے اچانک شور مچا دیا سارے لوگ بھاگ کر وہاں پر پہنچے شمع کے منہ سے خون اب پانی کی طرح نکل رہا تھا اسکا گلاب چہرا اب آہستہ آہستہ زرد ہو رہا تھا

ابا حضور ہم محمد سے بہت محبت کرتے ہیں کیسی اور کے نہیں ہو "

سکتے تھے محمد آپکو ہم نے اپنی محبت سے آزاد کیا ہم نے حرام موت کو اپنایا ہمیں معاف کر دیجے گا ابا حضور امی حضور ہمارے لئے دعا گو رہے گا "وہ بادشاہ کی گود میں لیٹی اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی سب کی آنکھوں سے انسو رواں تھے شہزادے محمد سکتے سے وہاں کھڑے اپنی زندگی کو مرتے ہوئے دیکھ رہے تھے انکی آنکھوں سے ایک بھی آنسو نہ نکلا تھا

بھائی جان آپ سب ہمیں معاف ۔۔۔۔کر دینا ہماری۔۔۔۔ وجہ سے بہت تکلیف ہوئی۔۔۔ آپ سب کو "شمع نے رک رک کر اپنے الفاظ مکمل کئے تھے اور ایک آخری ہچکی کی ساتھ ہی وہ سبکو چھوڑ کر جا چکی تھیں اسکی خوبصورت کھولی آنکھوں کو ایان نے بند کر دیا بادشاہ کے کاندھے جھک چکے تھے ملکہ اپنے حوش کھو بیٹھی تھیں

نہیں نہیں نہیں پیچھے ہٹو یہ ایسے کیسے جا سکتی ہے ؟؟؟؟شہزارے محمد دیوانہ وار سبکو پیچھے کرتے اسکے بے جان وجود کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے پاگلوں کی طرح اسکو جھنجھوڑ رہے تھے اسکی آنکھوں سے اب بھی

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی آنسو نہ نکلا تھا

اٹھو میں نے کہا اٹھو شمع ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گا !!!!اسنے " چیختے ہوئے کہا سب لوگ گہرے صدمے سے یہ سب دیکھ رہے تھے جبکہ شہزادہ محمد چیخ چیخ کر بے حوش ہو چکا تھا

قزح کمرے میں آکر شدت سے اب شفان کا انتظار کر رہی تھی زہنی طور پر وہ یہ سب کچھ قبول کر چکی تھی اسکا ڈر اب تقریباً ختم ہو چکا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قزح نے شفان کا بہت انتظار کیا مگر وہ نہ آیا اسنے اپنے سارے زیورات اتار گئے اور ایک نٹ کا ہلکا سا گاؤن پہن لیا تھا رات گزرتی جا رہی تھی مگر شفان کا کوئی اتا پتا نہیں تھا ملازمہ آکر کھانا دے گئی تھی اور قزح نے پیٹ بھر کہ کھانا کھا لیا تھا اب اسے یہاں بلکل بھی ڈر نہیں لگتا تھا بلکہ یہ دنیا اسے پسند آئی تھی اور سب سے بڑھ کر اسے شفان سے محبت تھی اسنے اپنی انگلی دیکھی جس میں وہ خوبصورت

بیش قیمتی انگوٹھی اپنے آب و تاب سے جھلملا رہی تھی قزح کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی

"مسٹر شفان آپ بھلے مجھ سے کہتے ہیں کہ آپکو مجھ سے محبت نہیں ہے لیکن میں اپنے دل کا کیا کروں جو بری طرح آپ پر فدا ہو گیا ہو گیا ہے اگر آپ کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو آپ مجھے ان گنڈوں سے نہ بچاتے اگر مجھ سے محبت نہ ہوتی تو میرا دل کیسے دھڑکتا اپنے کبھی بھی مجھ سے بد سلوکی نہیں کی نہ ہی میرا استعمال کیا میں کیسے مان لوں آپکو مجھ سے محبت نہیں پھر مراد بھائی نے بھی کہا تھا کہ آپکو مجھ سے شدید محبت ہے تب ہی تو آپ آج آئے نہیں کہ کہیں کمزور نہ پڑھ جائیں اپنی محبت کے آگے مگر میں قزح شفان آپکو اتنا کمزور کر دوں گی کہ آپ کو میرا میرا ہونا ہوگا آپ میرا جنوں بن چکے ہیں آپکے بغیر جینا مشکل ہے شفان مجھے امید ہے بہت جلد آپ مجھے خود میں سمیٹ لے گے اور وہ دن بہت جلد آئے گا"

قزح ہر بات ہر حقیقت سے انجان بس اسکی محبت میں ڈوبی ہوئی تھی

اسے خود بھی پتا نہیں تھا کہ کب اسے شفان کا اتنا ایڈیکٹ ہو گیا تھا

دوسری طرف شفان اس جھیل کنارے گم سم سا بیٹھا ہوا تھا تب ہی مراد آیا وہاں

شفان یہاں کیوں بیٹھے ہو گھر چلو "مراد نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے " کہا

شفان سفید شلوار قمیض پہنے نیلی آنکھوں میں بلو کی اداسی لئے اس خوبصورت جھیل کا ایک اداس منظر لگا تھا اسے

مراد میں نے بہت بڑی غلطی کر دی جب وہ مجھے ملی تھی تب ہی " سے مار دینا چاہئے تھا تو مجھے آج اس سے محبت نہیں ہوتی میں آج اتنا بے بس نہیں ہوتا ، "وہ اداس سا بولا تو مراد مسکرا دیا

شفان جو کچھ ہوا تھا اس میں اس معصوم کا کیا قصور اسکی کیا غلطی " اسے تو معلوم بھی نہیں ہے کہ اسے کس بات کی سزا دے رہے ہو تم میری مانو سب بھول جاؤ جو ہوا کیوں کی قزح کو مار دینے سے کچھ نہیں

بدل جائے گا بلکہ خود کو ایک اور تکلیف دے گو میرے بھائی اپنی زندگی کو سمیٹ لو اسے مار کر تمہیں کچھ نہیں ملے گا الٹا تم خود بھی جی نہیں پاؤ گے ہاں محبت ہوتی تو الگ بات تھی اب تو وہ تمہارا عشق ہو چکی ہے تم غصہ کر کے جتنا مرضی چھپاؤ مجھے سب پتا ہے "مراد نے اسے کاندھے پر اپنے ہاتھ رکھے شفان نہ آنکھ سے ایک آنسو بہہ نکلا

کاششششششش میں سب بھول پاتا قزح کاش تم اسکی بیٹی نہ ہوتی کاش " تو تمہیں اتنا پیار کرتا کہ تم اتنی محبت سمیٹنے سے قاصر ہوجاتی یا کاش تمہیں اسی وقت مار دیتا تو تم میرے جسم کا ناسور نہیں بنتی کاش تمہارے وجود کی خوشبو مجھ میں نہ بسی ہوتی کاششششش "وہ آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں خود سے باتیں کر رہا تھا چاند اپنے آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا مراد جا چکا تھا شفان کے پر پھیلے اور وہ اڑان بھر کے سیدھا کمرے کی کھڑکی سے اندر داخل ہوا جہاں وہ پری شب خوابی کا گاون پہنے محو خواب تھی شفان نے اسے نظر بھر کر دیکھا اور بستر پر

لیٹ گیا نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اسے سکون کی طلب تھی
اچانک قزح نے اپنا رخ اسکی طرف کیا تو اسکے وجود کی آرائشیں شفان
کو بہکا رہی تھیں اسنے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے اپنی کروٹ بدلی
اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

رات میں کسی وقت قزح کے کاندھوں میں بے حد درد شروع ہوگیا تھا
وہ درد سے کراہ اٹھی تھی شفان جو ابھی سویا تھا اسکی درد بھری آواز
سن کر وہ ایک دم اٹھا جو اب زور زور سے رونے میں مصروف تھی
ساتھ اپنے کاندھوں کو بھی پکڑا ہوا تھا شفان نے اسے اپنے سینے میں
چھپا لیا لیکن ایک دم اسکا سر ایک طرف لڑھک گیا شفان نے اسے گود
میں لیٹا کر اسکا ماتھا چوم لیا

قزح اٹھو کیا ہوا تمہیں پلیز اٹھو "شفان نے بہت کوشش کی لیکن "
وہ درد کی شدت سے بے ہوش ہو چکی تھی اسنے اسے گود میں اٹھایا
کھڑکی کے پاس آیا اسکے خوبصورت نیلے پر نکلے اور وہ اڑ کر جھیل کے

پاس بنی ایک جھونپڑی میں آگیا

وہاں ایک ادھیڑ عمر کی عامل خوبصورت پری بیٹھی قرآن کریم کی تلاوت کر رہی تھی شفان کی آہٹ پر اسنے قرآن کریم کو چوم کر اسے رکھا اور شفان کی طرف مڑی

کیا ہوا میرے بچے کیسے آنا ہوا ؟ اسکی خوبصورت نورانی آنکھیں قزح " کی جانب اٹھیں شفان نے اسے بتایا کہ اسکے کاندھوں میں شدید درد ہوتا ہے تو وہ مسکرائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے بچے کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب ایک تم جیسا انسان اور " ایک پری کا ملاپ ہوتا ہے تو انکا بچہ بھی ایک پری زاد پیدا ہوتا ہے یہ کوئی عام انسان نہیں ایک پری ہے لیکن اپنی طاقتوں سے انجان یہ درد اس لئے ہوتا ہے کیوں کہ اسکے پروں نے نکلنا ہے اور وہ ایسے نہیں نکلے گے اسکے لئے ایسے اس جھیل کا پانی پلانا ہوگا تب اسے اس درد سے چھٹکارا ملے گا ورنہ یہ درد اسکی جان بھی لے سکتا ہے "اس پری نے جیسے ہی قزح کو دیکھو اسے ساری بات سمجھ آگئ

تو اماں میں جھیل کا پانی لے آتا ہوں "شفا۔ کی بات پر اسکے چہرے "
پر ایک سکون بھری مسکراہٹ آئی

یہ جھیل ایک چھلاوا ہے اس جھیل میں کئی راز چھپے ہیں شفان ان "
رازوں سے پردہ اٹھانے کے لیے میں نے اپنی ساری زندگی لگا دی اس
جھیل کے پاس رہتے ہوئے لیکن کچھ رازوں سے ہی پردہ اٹھا سکی اس
جھیل میں جاؤ اس جھیل میں ایک اور جھیل ہے جو اصل ہے جیسے
کوئی نہیں جانتا صرف میرے علاوہ اور اسے لانا آسان نہیں ہے اسکی
رکھوالی پر موجود ہے ایک محافظ نہیں معلوم کون ہے وہ نہیں معلوم یہ
جھیل ایک چھلاوا کیوں ہے بس اتنا پتا ہے وہ پانی اسکی جان بچا سکتا ہے
" لے آؤ وہ پانی اور یہ بچ جائے گی ورنہ یہ درد اسے کھا جائے گا

اس نے کہا تو شفان جانے لگا

روکو بچے یہ رکھو اپنے پاس اس سے وہ تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکے "
گا "اسنے اسے ایک تعویذ پہنایا شفان نے ایک نظر قزح کی بند
آنکھوں پر ڈالی اور چلا گیا

www.neweramagazine.com

جھیل میں کود کر وہ تیرنے لگا گہرائی میں جا کر اسے کنارہ نظر آنے "
لگا تھا جھیل کا وہ ایک انتہائی خوبصورت جھیل تھی شفان تو اسے دیکھتا
رہ گیا لیکن اسے اس جھیل کے پاس کھڑا محافظ نظر آیا تو وہ جلدی سے
چھپ گیا

میں اس سے لڑوں کیوں اسے بتا دیتا ہوں شاید وہ خود ہی مجھے پانی "
دے دے "شفان کہتا اسکے پاس آیا وہ محافظ سر جھکائے کھڑا تھا

اے جھیل کے محافظ میری بیوی کی جان خطرے میں ہے مجھے تھوڑا "
سا پانی کی لے دو اور میں چلا جاؤں گا "شفان نے کہا لیکن اسکا سر
ویسے کا ویسا تھا نہ ہی وہ ہلا گویا کوئی پتلا ہو شفان نے جیسے کی اپنے
قدم آگے بڑھائے اس محافظ نے شفان کی گردن سے پکڑ کر دور پھینکا
یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ شفان کو سنبھلنے کا موقع نہ مل سکا شفان کا
سر ایک بڑے پتھر پر جا کر لگا

یہ جھیل ایک راز ہے اور تم اسکا پانی لینے آئے ہو چپ چاپ یہاں "
سے چلے جاؤ ورنہ مروگے "اس محافظ کی بھیانک آواز گونجی شفان کی

آنکھوں کا رنگ بدلا اسکے ہونٹ نیلے رنگ کے ہوگئے تھے

کیا فائدہ اس جھیل کا جب اس سے کیسی کا بھلا نہ ہو سکے مجھے پانی " دے دو ورنہ اچھا نہیں ہوگا "شفان نے غصے سے کہا

شہزادے ایان اور شہزادی حیات کے اکلوتے بیٹے شہزادہ شفان میں یہ " نہیں کر سکتا یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے آپ زبردستی کریں گے تو مجھے مجبوراً آپکو مارنا پڑے گا "اس محافظ کی آواز نے جھیل میں گویا ہل چل مچا دی تھی اسکا چہرا ابھی تک شفان دیکھ نہیں پائے تھا

مروگے تو تم اس لئے کہہ رہا ہوں شرافت سے مجھے پانی لینے دو بے " موت مارے جاؤ گے "شفان نے برہمی سے کہا

شہزادے شفان ٹھیک ہے اگر آپ نے یہ راستہ تہہ کر لیا تو آپ " پانی کے جا سکتے ہیں "اس محافظ کے ہاتھوں نے ایک راستہ بنایا جو پانی تک جاتا تھا جو کہ عام دکھ رہا تھا شفان نے جیسے ہی قدم آگے بڑھائے

سوچ لیجئے شہزادے آپکو نقصان بھی ہو سکتا ہے "اس محافظ نے "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خبردار کیا تو شفان کی آنکھوں کے آگے قزح کا مسکراتا ہوا چہرہ آیا اسنے فوراً آگے قدم بڑھائے جس سے اسکی ایک تیز سسکی نکلی کیوں کی اس راستے پر مٹی کے نیچے آگ تھی شفان کے پاؤں جل رہے تھے اتنے کہ دھواں بھی نکلنے لگا مگر وہ ضبط کرتا ہوا آگے بڑھتا رہا محافظ کے لب مسکرائے اچھے اچھے یہاں آکر لوٹ گئے تھے مگر وہ شفان تھا قزح کا دیوانہ ہارنا کہاں سیکھا تھا اسنے وہ راستہ پار کر چکا تھا محافظ اچانک سے ایک سنہری پری میں تبدیل ہوگیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہزادے شفان آپکا امتحان ختم ہوا آپ پانی کے جا سکتے ہیں "اس" خوبصورت سنہری پری نے شفان کو ایک سیپ میں پانی بھر کر دیا اور اپنے ہاتھوں کے اشارے سے پانی کو شفان کے پیروں پر گرا دیا جس سے شفان کے جلے ہوئے پیر ٹھیک ہوگئے تھے

یہ امتحان محبت کا ہوتا ہے شہزادے جو اپنی محبت کے لئے تکلیف " برداشت کر سکتا ہے وہ سچا عاشق ہے اور آپ بلا شبہ ایک محبت کرنے والے ہیں آپ جا سکتے ہیں سنہری پری کا سلام قبول کیجیے "وہ واپس

سے ایک محافظ بن گئی تھی اور شفان نے سیپ اپنے ہاتھوں میں لیتا

اڑان بھر چکا تھا تیزی سے وہ مجھیل سے باہر نکل آیا جھونپڑی میں آگیا

تھا وہ جہاں عامل پری قزح کو ایک خاص لباس پہنا چکی تھی جس سے

اسکے کاندھے بے لباس تھے شفان نے اپنی آنکھیں جھکا لی تھیں پری نے

پانی لے کر قزح کے منہ میں ڈال دیا اور کچھ پانی سے اسکے کاندھے

گیلے کر دیئے پانی جیسے ہی اسکی حلق سے نیچے گرا اسنے اپنا اثر دیکھایا

قزح سفید روشنی میں نہانے لگی دیکھتے ہی دیکھتے اسکے خوبصورت جامنی

پروں نے نکلنا شروع کر دیا تھا اسکے بال موتیوں میں پیرونے لگے تھے

ایک نفیس سا خوبصورت گاؤن پہنا چکی تھی وہ سفید روشنی اسکے بالوں

میں موتیوں سے بنا ایک نازک سا تاج آچکا تھا قزح کو اس پری کے

روپ میں دیکھ کر شفان کا دل بے حد دھڑک رہا تھا وہ کوئی حسن کی

مالک ایک خوبصورت پری لگ رہی تھی

ش۔ش۔شفان ؟؟ اسکو ہوش آنے لگا تھا اسنے اپنی بوجھل آنکھیں "

کھولی شفان فوراً اسکے پاس آگیا تھا

تم ٹھیک کو قزح بلکل ٹھیک ہو اب تمہیں کبھی بھی تکلیف نہیں " ہوگی قزح "شفان نے اسے کہا تو وہ اٹھی اچانک اپنے آپ کو ایک جھونپڑی میں دیکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اسکی نظر اپنے کپڑوں پر پڑی اور پھر آپنے کاندھوں پر کوئی بھاری چیز محسوس ہوئی اسے اسنے ہاتھ لگایا اور مڑ کر دیکھا تو قزح کی چیخیں نکل گئیں ۔۔۔

ششششش قزح دیکھو میں ہوں یہاں کچھ نہیں ہوا شش "شفان نے " اسے خود میں بھینچا تو وہ کچھ ریلیکس ہوگئی تھی

یہ۔یہ کیسے ہوا ش۔ش۔شفان مجھے ڈر لگ رہا ہے "قزح نے روتے " ہوئے کہا تو وہ پری قزح کے پاس آئی سور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیٹھایا ساتھ ہی ایک پانی کا پیالا اسے پکڑایا اور پینے کا اشارہ کیا تو قزح نے شفان کی طرف دیکھا شفان نے سر اثبات میں ہلایا تو قزح نے پانی پی لیا

ڈرو مت میری بیٹی سب ٹھیک ہے چلو آج میں تمہیں تمہارے "

بارے میں کچھ بتاتی ہوں لیکن تم اسے دیکس سے سنوگی اور صبر اور حوصلے سے ٹھیک ہے ؟؟؟ اس پری نے قزح کو کہا تو قزح نے سر اثبات میں ہلایا

دیکھو میری بچی تم اس دنیا کی ہو ہم میں سے ایک ہو تم ایک حافظ " قران پاک اور نیک پری کی بیٹی ہو میں زیادہ نہیں جانتی کہ تم اس دنیا میں کیسے پہنچی یا پہنچائی گئی لیکن تم ایک پری ہو اپنی طاقتوں سے انجان میں چاہتی ہوں کہ تمہیں سب بتا دوں تا کہ تم میں اور شفان میں کوئی پردہ باقی نہ رہے ۔۔۔

قزح نے شفان کی طرف دیکھا تو وہاں کرب ہی کرب تھا

ماضی ۔۔#

شہزادی شمع کو سپردِ خاک کر دیا گیا تھا شہزادہ محمد اپنا ذہنی توازن کھو چکا تھا وہ ہر وقت شہزادی شمع کی قبر پر پڑا رہتا تھا اور اسکے آنسو بہتے رہتے تھے

حیات کو اس سب کا علم ہوا تو وہ بہت دکھی ہوگئ تھی شمع اسکا بہت خیال رکھتی تھی وہ یوں چھوڑ جائے گی اسنے سوچا نہ تھا پورے محل اور پوری ریاعا میں سوگ کا سما تھا ہر کوئی رو رہا تھا شہزادی شمع جو ہر کسی کو ہر وقت مسکراتی ہنستی ہوئی نظر آتی تھیں وہ آج خاموشی کی چادر اوڑھ کر سو چکی تھی بادشاہ کے کاندھے اپنی جوان بیٹی کی موت کے ساتھ ہی جھک گئے تھے

مہینوں بعد ـــ 5

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہزادے ایان شہزادی حیات کی طبیعت خراب ہے وہ دوائی نہیں لے رہیں ہم سے آپ آکر دیکھ لیں "کنیز نے ادب سے کہا شہزادہ ایان جو شکار پر نکل رہے تھے وہ خادمہ کی بات پر مسکراتے ہوئے انکے ساتھ چل پڑے وہ کمرے میں داخل ہوئے جہاں پر شہزادی حیات صاحبہ امرود کھانے میں مصروف تھیں وہ بھی کچے امرود اور خوب مرچ مسالہ ڈال کر سو سو کرتی ہو کھا رہی تھی ایان نے نفی میں سر ہلایا)اس لڑکی کا کیا کروں ،،)

کیوں تنگ کر رہی تھیں آپ خادمہ کو ؟؟ ایان نے مصنوعی غصے سے " کہا تو حیات نے اسکی بات جیسے سنی ہی نہیں وہ مزے سے امرود کھانے میں مصروف تھی اسکی بات پر سر اٹھاکر ملازمہ کو ایک زبردست گھوری سے نوازا

پھر دوبارا امرود کھانے میں مصروف ہوگئی ایان بھی اسکے پاس ہی بیٹھ گیا

حیات اتنا مسالہ کیوں کھا رہیں ہیں آپ ؟ ایان نے حیرت سے " حیات کو دیکھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتا نہیں دل کر رہا ہے میرا "حیات نے اپنے کاندھے اچکائے تو ایسے " ایک ابکائی آئی وہ اٹھ کر بھاگی اور نڈھال ہو کر واپس آئی

کیا ہوا آپکو ؟؟؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ آپکی ،؟ ایان کافی پریشان " ہوگیا تھا

پتا نہیں مجھے بہت کمزوری محسوس ہو رہی ہے "وہ کہتی ہوئی بستر پر "

لیٹ گئی تھی تو ایان باہر گیا اور ام ہانی کو اندر بھیجا جو ایک طبیب کو لے کر آئی تھی

سب لوگ باہر بیٹھے انتظار کر رہے تھے ایسے میں ام ہانی خوشی خوشی باہر آئی اسکا چہرا چاند کی طرح روشن تھا

مبارک ہو سب کو حیات امید سے ہے "ام ہانی نے جوش سے کہا " تو اسب لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی سب لوگ بے حد خوش تھے اس سانحے کے بعد آج پہلی بار سب گھر والے خوش تھے محل میں تو جیسے جشن کا سما تھا مٹھائیاں تقسیم کروائی جس رہی تھیں پوری ریاعا میں مٹھائیاں تقسیم کروائی گئی دوسری ریاستوں تک مٹھائیاں تقسیم کروائی گئی تھی

ایان کمرے میں داخل ہوا تو وہ سو رہی تھی اسے حیات پر بے شمار پیار آ رہا تھا وہ اسکے برابر میں لیٹا اور اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے لبوں سے اسکے گلاب چہرے پر لمس چھوڑنے لگا حیات کے لب مسکرا تھے تھے اسنے اپنا سر اسکے سینے میں چھپا لیا تھا

" میں بہت خوش ہوں ایان افففف ہمارا چھوٹا سا بیبی ہوگا اتنا چھوٹا سا "

وہ پر جوش سی اسے بتا رہی تھی تو ایان نے اسکے ہاتھ تھام کر چوم لئے تھے

جی میری شہزادی میری بھی خوشی کی انتہا نہیں ہے "ایان نے اسکی " گردن پر جھک کر کہا تو وہ شرم سے دوبارا اپنا سر اسکے سینے میں چھپا گئی ۔۔

دور کسی محبت کے دشمن کو یہ خبر پتا چلی تو اسکی آنکھوں میں آگ جل اٹھی

ھاھاھاھا منا لو خوشیاں جس دن یہ تمہاری اولاد پیدا ہوگی اس دن" تم دونوں کا آخری دن ہوگا ۔۔۔ "اسنے انتہائی نفرت سے کہا

LRI🖊PDI📒 ☕

مہینوں بعد 8

حیات کا خیال اب ایان خود رکھتا تھا ہر وقت اسے کچھ نہ کچھ کھلاتا پلاتا

رہتا تھا وہی حیات کا وقت بھی آچکا تھا سب طبیب اور سارے لوگ جمع کو چکے تھے سب لوگ باہر انتظار کر رہے تھے کافی گھنٹوں بعد ام ہانی ایک خوبصورت سا بچہ اٹھا کر باہر لائی جو اس قدر حسین تھا کہ سب دیکھتے رہ گئے پورا حسن اسنے اپنی ماں سے چرایا تھا ایان تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا وہ جلدی سے حیات کے پاس گیا جو اس وقت نیند میں تھی آسکا رنگ اس وقت زردی مائل ہو رہا تھا

"شہزادی اٹھئے دیکھے ہمارا بیٹا ہمارا غرور "ایان نے بچے کے ننھے منے ہاتھوں کو چومتے ہوئے حیات کا ماتھا چوم کر اسے کہا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور بچے کو گود میں لیا

"شہزادے یہ تو بہت خوبصورت ہے "حیات نے اسے چومتے ہوئے کہا جو سو رہا تھا اسکے چومتے ہی اس بچے نے اپنی نیلی بڑی بڑی آنکھیں کھولیں وہ اب حیات کو دیکھ رہا تھا حیات نے اسکے ہاتھ تھام کر چومے

"شہزادی ہمیں جانا ہے آپ تیار ہو جائیں "ایان نے کہا تو حیات نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہزادی ہمارے یہاں رسم ہے ہمیں جھیل کے پاس والی مسجد میں جا " کر خدا سے دعا مانگنی ہے اپنے بچے کے لیے "ایان نے کہتے ہی بچے کو اٹھا لیا جو اب رونا شروع ہوگیا تھا حیات نے سر اثبات میں ہلایا تو ام ہانی اندر آئی

ایان تم جاؤ میں ایسے تیار کر کے لاتی ہوں "ہانی نے حیات کو تیار " کر کے انسے بچے کو لے لیا تھا ایان اسے لے کر بگھی میں سوار ہوا اسکے ساتھ حفاظتی عملا نہیں تھا وہ بس خود اور حیات تھی ساتھ وہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور خدا کے حضور دعا مانگنے میں مصروف تھے اچانک حیات کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا اسنے آنکھیں کھول کر ایان کو دیکھا جو ابھی بھی دعا مانگنے میں مصروف تھا اتنے میں اسکو اپنا لباس گیلا گیلا محسوس ہونے لگا تو اسنے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تو اسکی چیخ نکل گئی وہاں ایک چاکو حیات کے دل میں کھبا ہوا تھا ایان نے دیکھا تو اسکا رنگ ایک دم سفید ہوگیا تھا ابھی وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ ایک چاکو ایان کے دل نے آر پار ہوگیا تھا تکلیف سے اسنے حیات کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھا جو اب اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی

ش۔ش۔شہزادی ہم۔ہمیں معا۔معاف کر دئیں ۔۔ ہم۔ا۔اپکی۔ "
ح۔حفاظت ۔ن۔ن۔نہیں ۔ک۔کر۔پائے ۔ "ایان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا اسنے آنسو بہہ رہے تھے حیات نے اسکے ہاتھ کو چوم کر آنکھوں کو بند کر کے مسکرا دی

شہزادے ۔ آ۔۔ آپ کے۔ ساتھ ۔موت ۔ن۔ن۔نصیب ۔ہو۔ ہوئی " ہے ۔بہت ۔خوش ۔۔۔قسمت ۔ہیں۔ہ۔ہم "شہزادے ایان ۔۔۔
ہم۔اپسے۔۔بہت ۔بہت۔محبت ۔کرتے ۔ہیں ،۔۔ حیات نے اٹک اٹک کر کہا اور ایان کی گود میں دم توڑ دیا ایان نے بھی ایک آخری ہچکی لی اور اسکا بھی دم نکل گیا تھا

جیسے ہی سارے سپاہی مسجد میں داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ شہزادہ محمد کے ہاتھ میں چاکو تھے جبکہ حیات اور ایان ایک دوسرے کے برابر میں بے جان وجود لئے لیٹے ہوئے تھے انہوں نے فوراً ہی شہزادہ محمد

کو گرفتار کر لیا اسی وقت وہاں پر شہزادہ ابہام شہزادی ام ہانی ملکہ اور بادشاہ آگئے اور وہ تو جیسے سکتے میں آگئے تھے اپنے جوان بیٹے اور بہو کی لاشوں کو دیکھ ملکہ اس بار کا صدمہ برداشت نہ کر سکی تھیں اور وہ بھی خالق حقیقی سے جا ملی تھی ابھی تو شہزادی شمع کا دکھ بھی تازہ تھا اور ایک سال بعد یہ سب بھی ہوگیا تھا بادشاہ نے اپنی گدی شہزادہ ابہام کو دے دی تھی اور حرم نے سارے معاملات اب شہزادی ام ہانی کے پاس تھے ام ہانی کے تین بچے تھے مراد جو شفان سے کچھ مہینے ہی چھوٹا تھا اسکے بعد اسکی بیٹی جسکا نام انہوں نے شمع شہزادی شمع کی یاد میں شہزادی شمع ہی رکھا تھا جو نین نقش میں شہزادی شمع پر گئی تھی اسکے بعد اسکا ایک سور بیٹا تھا جسکا نام انہوں نے ایان رکھا تھا شہزادہ ابہام نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام اپنے بھائی کی یاد میں ایان رکھا تھا وہ بارعب بندہ جو اپنے وقت میں پورے رعب کے ساتھ حکمرانی کرتا تھا وہ ستارہ اب بجھ چکا تھا پہلے جوان بیٹی کی موت پھر جوان بیٹے اور بہو اور اپنی محبوب بیوی کے بچھڑنے کا دکھ اس بارعب انسان کو اپنے آخری دن گننے پر مجبور کر گیا تھا

شفان حرم میں ام ہانی اور ابہام کا لاڈلا تھا وہ حسن میں اب تک کا سب سے حسین شہزادہ تھا

قزح یہ سب سن کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہچکیوں کو روک رہی تھی آنسوئوں کی ایک لڑی اسکی آنکھوں سے بہہ رہی تھی اسنے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ ایک قاتل کی بیٹی ہے وہ اٹھی اسنے دیکھا تو شفان وہاں موجود نہیں تھا شاید اسکی ہمت نہیں تھی کہ وہ یہ سب پاتا اس لئے باہر چلا گیا وہ پری بھی اسے پانی پلا کر کہیں غائب ہوگئی تھی قزح نے وہی ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں تو اسے اپنی مطلوبہ چیز نظر آئی وہ لے کر شفان کے پاس گئی

شفان میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میرا وجود ایک قاتل کی امانت " ہے ش۔ش۔شفان مجھے مار دو !!!قزح نے اسکے خاموش چہرے کو دیکھا جہاں اذیت پھیلی ہوئی تھی جہاں تکلیف تھی جہاں کرب تھا شفان نے اسکی آخری بات پر اسے چونک کر دیکھا جو اسکے آگے چاکو بڑھا رہی تھی

مار دو مجھے پلیز مار دو مجھے !!!!وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی اور " شفان نے اسکے ہاتوں سے چاکو چھین کر پھینکا اور اسے ایک تھپڑ رسید کیا پھر اسے اپنے سینے میں چھپا لیا ۔۔ وہ بے حد دو رہی تھی اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا شفان کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے وہ کافی دیر تک ایک دوسرے سے لپٹے رہے

اپنے ماں باپ کو کھو چکا ہوں اب تمہیں کیسے کھو دوں میں ؟؟؟ کیا " بچے گا مجھ میں آخر اگر تمہیں کھو دوں تو جو ہوا وہ ہوگیا بس مجھے تم چاہیئے اب مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا شفان نے شدت سے اسے خود میں بھینچا کیوں کہ وہ اسکا عشق تھا " اسکا جنوں تھا قزح تو ہمیشہ سے ہی اسکی دیوانی تھی اس خوبصورت جھیل پر وہ خوبصورت پریزاد جوڑی کو دیکھ وہ چاند بھی مسکرا دیا تھا

قزح شفان سے الگ ہوئی تو شفان نے محبت سے اسکے آنسو صاف کیئے

شفان ؟؟؟میں اس دنیا میں کیسے پہنچی وہ بھی آپکی نانو نے پاس ؟ "

قزح نے شفان سے پوچھا

قزح یہ تو مجھے نہیں پتا شہزادے محمد کو گرفتار تو کر لیا تھا مگر وہ بار" بار انکار کر رہے تھے کہ انہوں نے نہیں کیا انہیں پھنسایا گیا ہے لیکن سارے لوگ گواہ تھے کہ انہوں نے خود دیکھا تھا کہ وہ چاکو پکڑ کر مار کر پیچھے ہوئے تھے پھر وہ وہاں سے بھاگ گئے تھے اسکے بعد کبھی بھی نہیں ملے کسی کو نہ ہی تمہاری والدہ کا کچھ پتا چلا "شفان نے اسے کہا تو اسکی آنکھوں میں پھر سے آنسوں آگئے تھے جو شفان نے انہی انگلیوں سے چنے اور اسے پھر سے خود میں بھینچا

میں ڈھونڈھ رہا ہوں شہزادے محمد کو تاکہ انہیں انکے کئے کی سزا مل " سکے "شفان نے کہا

اور اگر وہ بے قصور ہوئے تو ؟؟ قزح نے شفان کو زور سے خود میں" بھینچا

وہ بے قصور نہیں ہیں قزح وہ قاتل ہیں میری پھپھو جان کے اور" میرے ماں باپ نے بھی انہیں سزا ضرور ملے گی !!!شفان نے نرم لہجے میں کہا

میں ضرور ڈھونڈو گی آپکو بابا پھر آپکا پتا چلے گا نا جانے میرا دل کہتا " ہے کہ اپ بے قصور ہو "قزح نے دل میں ارادہ باندھا

چلو اب چلتے ہیں محل ہمارے محل "قزح نے شفان کو سوالیہ نگاہوں" سے دیکھا

جہاں سب رہتے ہیں وہاں بھی تو آپکا تعارف کروانا ہے نہ میں نے " شفان نے اسے کہا !!

لیکن مجھے تو ابھی اڑنا نہیں آتا ؟؟ قزح نے منہ پھلا کر کہا تو شفان" نے اسکی ناک پر ہونٹ رکھ کر اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا اور اسے لے کر فاصلے طہ کرنے لگا جبکہ قزح کو وہ منظر بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا آج اسکو اسکی محبت ملی تھی جیسے وہ دیوانوں کی طرح چاہتی تھی

تھوڑی ہی دیر بعد وہ ایک بہت بڑے اور خوبصورت محل میں کھڑے تھے سارے لوگ وہاں کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرنے کو تیار تھے ام ہانی آگے بڑھ کر قزح کو گلے سے لگایا اور ان دونوں پر پھول برسائے گئے تھے قزح بہت خوف زدہ ہو رہی تھی تھی تو وہ قاتل کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹی ہی تھی جو اس محل کی خوشیوں کے اجاڑ کی وجہ تھا قزح کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے ام ہانی نے آگے بڑھ کر سکا ماتھا چوم لیا

رو کیوں رہی ہیں آپ قزح جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اور ہم نے " سب بھلا دیا ہے بس تم دونوں اپنی خوبصورت زندگی کا آغاز کرو "

قزح کو لے کر وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا وہ ایک انتہائی خوبصورت کمرہ تھا جو بہت شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا

اتنے میں ام ہانی اندر داخل ہوئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم چاہتے ہیں کہ سارے رسم و رواج ہم اپنے طور طریقے سے " کریں اور تب تک قزح الگ کمرے میں رہے گی "ام ہانی نے کہا تو شفان نے برا سا منہ بنا لیا اور قزح نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی

اسکی کیا ضرورت ہے امی جان "شفان نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر " کہا تو ام ہانی نے مسکرا کر اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور قزح کو لے کر وہاں سے چلی گئ

شفان مسکرا کر رہ گیا

LRI🖊PDI📕☕

قزح کو ام ہانی نے ایک کمرہ دیکھا دیا تھا جہاں وہ رخصت ہونے تک رہ سکتی تھی ام ہانی نے کھانا اور کپڑے بھجوا دیئے تھے تا کہ وہ آرام سے وہ سکے وہاں وہ جا چکی تھی قزح کو نے اپنے پروں کو شیشے میں دیکھا جو جامنی رنگ کے بے حد خوبصورت پر تھے

انکو واپس کیسے بھیجوں ؟؟ قزح نے سوچا ہی تھا کہ پر غائب ہوگئے" خود بخود وہ حیران رہ گئی کہ پر کہاں گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ واپس کیسے آئے گے ؟ ابھی اسنے سوچا ہی تھا کہ وہ واپس آگئے وہ " پھر سے حیراں رہ گئی تھی

مطلب کہ یہ بھی میرے وجود کا ایک اہم حصہ ہے جو میری سوچ " نے مطابق چلے گا ہمم "اسنے دل میں کہا اور کھانے کی طرف متوجہ ہوگئی پر تکلف ہو کر اسنے کھانا کھایا

کھانا کھانے کے بعد اسکو محل دیکھنے کا دل کرنے لگا تھا

صبح شفان کو بولوں گی وہ دیکھائے گا ؟؟ لیکن دل تو ابھی کر رہا ہے "

وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اٹھی اسنے ایک سفید رنگ کا گاؤن پہنا

ہوا تھا جو سونے کے وقت پہنا جاتا تھا اس لباس میں قزح کا وجود واضح

تھا اسکا ہوش ربا حسن واضح تھا وہ اٹھی اور خاموشی سے باہر نکلتی گئی

وہ محل روشنیوں سے جگمگا رہا تھا جہاں جگہ جگہ آگ کی مشل نصب

تھیں تو کہیں جگنوؤں کی روشنی قید تھی وہ محل سے لطف اندوز ہوتے

ہوئے آگے بڑھنی لگی آگے جاتے جاتے اسکو سمجھ ہی نہ آئی کہ وہ کس

طرف آگئ ہے اسنے دیکھا وہ شاید محل کا بیرونی حصہ تھا وہاں پر

حفاظتی انتظامات تھے وہ مڑنے لگی تو اسے ایک چھوٹا سا دروازا دیکھائی

دیا

یہ کیا ہو سکتا ہے ؟؟ چلو دیکھتی ہوں ؟؟ وہ سوچتی ہوئی اس "

دروازے کو کھول کر اس میں چلتی گئی وہاں بھی ہر جگہ روشنی نے اسکا

استقبال کیا وہ راستہ عجیب سا تھا وہ راستہ دیکھتے دیکھتے پتا نہیں کہاں نکل

آئی تھی اسے ایک اور دروازہ دیکھایا دیا اسنے وہ کھولا تو وہ محل نامی کوئی چیز وہاں موجود ہی نہیں تھی وہ دروازہ بھی غائب کو چکا تھا وہ خوف زدہ ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی جہاں صرف لمبے لمبے درخت تھے وہ بھاگنے لگی جب بھاگتے بھاگتے تھک گئی تو اسکے پر پھیلے اور وہ اڑان بھرنے کی کوشش کرنے لگی کئی بار گرنے کے بعد وہ آخر کار زیادہ اونچی تو نہیں لیکن اڑان بھرنے لگی تھی اسکے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے خوف سے اسکا نازک سا وجود لرزنے لگا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels, Afsana, Articles, Books, Poetry, Interviews

یا اللہ کیا کروں میں کہاں جاؤں ؟؟ مجھے نہیں پتا میں کہاں جا رہی ہوں ؟؟ " وہ ایک جگہ رک کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی اچانک اسے کسے کے قدموں کی آواز سنائی دی اسے لگا شفان ہے

شش۔شش۔۔شش۔شفان ؟؟؟؟ کیا تم ہو پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے " کہاں ہوں میں پلیز یہاں آکر مجھے لے جاؤ !!!اسنے چیخ کر کہا اسکے پاس کوئی ہیولہ آرکا قزح خوف سے اس کو دیکھنے لگی اچانک وہ ہیولہ اسکے وجود سے لپٹ گیا تھا اسکی چیخیں پورے جنگل میں گونجیں ۔۔

LRI PDI

شفان سوتے ہوئے ایک دم ہڑبڑا کر اٹھا اسکا وجود پسینہ پسینہ ہوگیا اسے بے حد بے چینی ہو رہی تھی وہ اٹھا اور قزح کے کمرے کی طرف چلتا گیا نہ جانے اسکا دل کیوں گھبرا رہا تھا قزح کے کمرے کا دروازہ کھا دیکھ کر شفان کا دل نہ جانے کیوں زور سے دھڑکا وہ تیزی سے آگے بڑھا لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا وہ دیوانہ وار ادھر اُدھر دیکھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ء قزح کہاں ہو تم ؟؟؟ دیکھو مذاق مت کرو سامنے آؤ ؟؟ شفان نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن وہاں۔ کوئی ہوتا تو آتا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا اسکے پر پھیلے اور پورے حرم میں اڑان بھر کر اسے دیکھنے لگا اسکی آنکھیں اور ہونٹ غصے سے نیلے ہو چکے تھے ۔۔۔ اسکی ایک دھاڑ پر سارے ملازم حرم کے لوگ اور محافظ وہاں پر آگئے تھے

کیا ہوگیا شہزادے سب خیریت ہے ؟؟ بادشاہ نے پوچھا"

کچھ خیریت نہیں ہے بادشاہ سلامت قزح غائب ہے ؟؟ پورے حرم "

میں نہیں ہے !!اسنے کہا تو سارے ملازمین اور محافظ کانپ گئے

شہزادے ہم سارا وقت یہی تھے حرم کو گھیرا ہوا تھا اگر شہزادی باہر"
آتیں تو ہمیں نظر آتیں لیکن وہ باہر نہیں آئیں !!محافظوں کے سردار
نے کہا تو شفان سوچ میں پڑ گیا

سب لوگ محل میں پھیل جاؤ ایک کونہ بھی بچنا نہیں چاہیئے اگر وہ"
باہر نہیں گئیں تو کہاں ہیں وہ ؟؟ ام ہانی نے حکم دیا سبکو

والدہ وہ کسی خطرے میں ہیں !!!مجھے محسوس ہو رہا ہے وہ بہت رو"
رہیں ہیں !!!شفان نے کہا تو ام ہانی نے پریشانی سے بادشاہ کو دیکھا

میرے بچے خود کو حوصلہ دو کچھ نہیں ہوگا اسے وہ کوئی عام لڑکی "
نہیں ہے اسکی طاقتوں کا اندازہ آپ بھی نہیں لگا سکتے مجھے امید ہے وہ
خود کو محفوظ رکھیں گئیں فکر نہ کریں آپ !!بادشاہ نے اسکے کاندھے
پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا

LRI / PDI

قزح کو ہوش آتا ہے تو وہ خود کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھتی ہے اور اور خوف کی ایک لہر اسکی رگ و جاں میں سرائیت کر گئی اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا اسکے آنسوؤں میں روانی آگئ تھی

"ک۔ک۔ک۔کن لایا م۔م۔مجھے یہاں پ۔پ۔پلیز مجھے جانے دو " قزح نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو اسے ہر طرف سے ہنسی کی آواز آئی وہ مزید خوفزدہ ہوگئی تھی اچانک اسکے سامنے ایک روشنی آتی ہے اسکی آنکھیں اپنے آپ بند ہوجاتی ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آہستہ آہستہ اپنی آنکھوں کو کھول کر سامنے دیکھتی ہے جہاں ایک بزرگ زنجیروں میں جکڑا ہوا کھڑا ہوتا ہے آسکی حالت بہت خراب سی تھی قزح کی آنکھوں میں خوف واضح تھا مگر اسکی آنکھیں اچانک جامنی رنگ میں تبدیل ہوگئی تھیں اسکے ہونٹوں کا رنگ بھی انتہائی جامنی ہو رہا تھا یہ علامت تھی کہ اسکی طاقتیں اس پر آشکار ہر رہیں تھیں مگر وہ ان سب سے آراستہ نہیں تھی اگر وہ ان سب سے آراستہ ہوتی تو سب کچھ فنا کر دیتی

بہت خوب قزح بہت خوب میں تو سوچ کر پریشان تھا کہ تمہیں محل " سے باہر کیسے نکالوں گا لیکن تم تو خود ہی میرے پاس چلکر آگئ مچھلی خود جال میں آگئ واہ "ایک آواز قزح کو سنائی دی مگر کوئی دیکھائی نہیں دیا

اگر شفان کو پتا چل گیا نہ وہ تمہیں چھوڑے گا نہیں سامنے آؤ"

ڈرپوک انسان چھپ کر تو کتا بھی شیر بن جاتا ہے"قزح نے ہمت سے کہا نہ جانے کیوں وہ خود کو بہت باہمت محسوس کر رہی تھی یہ اسکی طاقتوں کا اثر تھا جن سے وہ انجان تھی

بہت شوق ہے تمہیں مجھ سے ملنے کا چلو تمہارا شوق مکمل کر دیتا" ہوں پہلے سوچا تھا تمہیں مار دوں گا مگرررر اب زرا ارادہ ۔بدل گیا ہے میرا "اسکے عجیب سے لہجے نے قزح کو پھر سے ڈرا دیا تھا

بکواس بند کرو اپنی پہلے اپنی زندگی شفان سے بچاؤ پھر بکواس کرنا گھٹیا" انسان آخر کیا دشمنی ہے تمہاری مجھ سے بولو ؟؟ قزح نے چیخ کر کہا تو ایک کالا ہیولہ اسکی طرف آیا اور ایک انسان میں تبدیل ہوگیا وہ کوئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھیڑ عمر کا آدمی تھا انتہائی خوش شکل تھا مگر اسکی آنکھیں مکمل طور پر کالی تھیں ۔۔ جن سے شیطانی چمک ٹپک رہی تھی

تمسے کس ظالم کی دشمنی شہزادی قزح تم سے تو صرف محبت کی جا سکتی ہے "وہ مخمور لہجے میں کہتا قزح کے چہرے کے قریب آیا تو قزح کو لگا جیسے اسکی جان فنا ہو جائے گی وہ قزح کا وجود دیکھ رہا تھا قزح کی آنکھوں سے بے بسی کا ایک آنسو بہہ نکلا جسکو اسنے اپنے انگوٹھے سے صاف کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں نہیں شہزادی ایسا مت کریں آپ آپکے آنسو ہمیں تکلیف دے" رہے ہیں آپ کو ایک پیشکش کرتے ہیں ہم شہزادی شہزادہ شفان کو چھوڑ دیں اور ہماری کالی ریاست کی ملکہ بن جائیں پیار سے مان جائیں تو اچھا ہے ورنہ ہوگا تو وہی جو ہم چاہتے ہیں "وہ اسکے وجود پر انگلیاں چلانے لگا تو قزح نے ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے

رک جاؤ یعقوب ایسے چھوڑ دو مجھے مار دو لیکن میری بیٹی کو چھوڑ دو" ایسا مت کرو تمہیں خدا کا واستہ "وہ بزرگ جو بےبسی کی انتہا پہ تھا

اپنی گڑیا کی حالت پہ اسکی آنکھوں میں نمی سی آگئی قزح سکتے میں آگئی لفظ بیٹی پہ

بابا؟؟؟وہ آپ میرے بابا ہیں ؟؟ قزح نے اس بزرگ کی طرف دیکھا" قزح کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب جاری ہوگیا تھا

ہاں میری بچی میں تمہارا بد نصیب باپ ہوں جو اس شیطان کی باتوں " " میں آگیا تھا

بابا یہ سب کیا ہوگیا مجھے بتائیں یہ کون ہے اور آپ یہاں ؟؟ قزح" نے روتے ہوئے پوچھا

ارے شہزادی میں بتاتا ہوں یہ کیا بتائے گا "یعقوب نے کہا"

میرا اپنا ایک قبیلہ تھا میں وہاں کا سردار تھا ایک خوش حال قبیلہ ایک" دن میں شکار پر گیا تو وہاں ایک خوبصورت ھنسی میرے کانوں میں رس گھولتی ہوئی گئی میں بے تابی سے اسکے پیچھے چل پڑا اور ایک حسین پری کا دیدار ہوا مجھے جسکا میں ایک ہی پل میں دیوانہ ہوگیا وہ کوئی اور نہیں

بلکہ شہزادی شمع تھیں میں ان سے محبت کر بیٹھا۔۔

قزح دم سادھے سن رہی تھی جبکہ شہزادہ محمد کے آنسو بہہ رہے تھے

میں‌نے رشتہ بھیجا لیکن یہ کہہ کر انکار کر دیا گیا کہ میں انکے برابر کا "
نہیں !اور پھر اسی شام شہزادی کی منگنی اس سے کر دی گئی میری
آنکھوں کے سامنے اس نے میری محبت کو انگھوٹی پہنائی "ضبط سے
یعقوب کی آنکھوں کا رنگ بلیک سے لال ہوگیا

ء میں نے کالا جادو سیکھنا شروع کر دیا میرے دل میں انتقام کی آگ
جل رہی تھی میرا مقصد اب شہزادی شمع کو حاصل کرنا نہیں بلکہ سبکو
برباد کرنا تھا میں کالے جادو میں ماہر ہوگیا ہر کام کر سکتا تھا اب میں
کالے جادو سے میں نے شہزادے محمد سے دوستی کر لی اور انہیں یہ
احساس دلانا شروع کر دیا کہ یہ دولت مند نہیں انہیں لالچ دیتا گیا اور
لالچ کے آگے انکی محبت دبتی گئی آخر کار میں‌نے انکو مکمل طور پر باغی کر
دیا اور شہزادی شمع کی سہیلی کے روپ میں انکو خودکشی پر اکسایا اور وہی
ہوا جیسا میں‌نے چاہا تھا درد ہوا تھا مجھے بھی جب شہزادی نے آخری ہچکی

" لی تھی مگر سکون اترا کہ اب وہ پری وش کسی کی ہو نہیں سکے گی

شہزادہ محمد کو چھوڑ دیا تھا پھر ہیں نے اسکے حال پر پھر میرا مقصد تھا "

شہزادہ ایان سے اسکی محبت کو جدا کرنا آخر اسنے ہی تو بادشاہ سلامت کو

کہا تھا کہ میں شمع کے قابل نہیں بھلا وہ کیسے سکون سے رہ سکتے تھے

میرا سارا منصوبہ تمہارے باپ نے سن لیا لیکن ہیں نے جانے دیا آخری

بندہ بھی تو راستے سے ہٹانا تھا نہ ہیں نے شہزادی حیات کی سہیلی بنکر

انسے انکی موت کا راز پوچھا اور وہ بھولی بھالی سی بتا دیا کہ ایک ساتھ

جب تک کوئی دل مین چاکو نہ اتار دے میں بہت ہنسا ھاھاھاھا ایک

لڑکی خود بتا رہی ہے کہ مجھے اسے مارو ھاھاھاھا پھر میں نے موقع

دیکھ کر انکا بھی کام تمام کر دیا اور الزام آیا تمہارے باپ پر لیکن ادھر

سے بھی یہ بھاگ گیا اور آپکو بڑی مہارت سے انسانوں کی دنیا میں بھیج

دیا لیکن خودکو کیسے بچاتا یہ ھاھاھا ایسے ہیں نے زندہ رکھا کیوں کہ اسکی

نظروں کے سامنے آپکو اپنی ملکہ جو بنانا تھا آہن پہلے مارنا تھا مگر اب

آپکو دیکھ کر ارادہ بدل لیا ہیں نے ھاھاھا ایسی خوبصورتی تو میرے ہی پاس

ہونی چاہیئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ شفان کی بیوی ہو تم اسکو تو میں مار دونگا ویسے بھی "یعقوب کے لہجے میں بے پرواہی تھی وہ بڑے مزے ہنستے ہوئے اپنے کالے گناہ بتاتا گیا ابھی وہ دوسری طرف مڑا ہی تھا کہ اسکا وجود آگ برسانے لگا اور یعقوب چیختا چلاتا خاک ہوتا گیا

قزح حیرانی سے اسکا انجام دیکھ رہی تھی قزح کو سامنے سے ایان اور ایک نورانی خوبصورت پری آتی دیکھائی دی ایان نے قزح کو زنجیروں سے آزاد کیا تو وہ اس سے لپٹ گئی اور اس پری نے شہزادے محمد کو آزاد کیا قزح سہمی ہوئی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قزح تمہاری والدہ ہیں یہ "ابھی شفان نے کہا ہی تھا کہ وہ بھاگتی" ہوئی اپنے ماں باپ کی باہوں میں سما گئی وہ تینوں رو رہے تھے شفان انکے پاس گیا اور ان تینوں سے لپٹ گئے

آپ نے ڈھونڈا کیسے ہمیں ؟؟قزح نے شفان سے پوچھا تو وہ مسکرا " کر اسکی انگلی میں موجود انگھوٹی کی طرف اشارہ کرنے لگا

ہمیں معاف کر دیں چچا جان ؟؟؟ ہم نے بہت غلط کیا لیکن شکر ہے"

راستے میں ہمیں چچی جان ملی اور سب بتایا چچی جان بھی چچا جان کو ڈھونڈ رہیں تھیں اور آج وہ یعقوب کو قرآنی وظائف سے ختم کرنے ا رہی تھیں ہم دونوں یہاں آکر حصار باندھا اور یعقوب پر دن کیا جس سے وہ جل کر راکھ ہوگیا۔۔۔"

قزح نے اپنے والد کے سر پر بوسہ دیا اور انکے کاندھے پر سر رکھ دیا ۔۔۔

محل میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں قزح اور شفان کی شادی بہت دھوم دھام سے ہوئی تھی ہر طرف خوشیاں تھیں شفان کی نانو بھی دوسری دنیا میں خوش تھی انہیں شفان سے مزید محبت ہوگئی تھی ۔۔

LRI PDI

کچھ سالوں بعد

قزح اس جھیل پر کھڑی مسکرا کر اس خوبصورت جھیل کو دیکھ رہی تھی اسنے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور مسکرا دی اسنے ایک گہرا سانس لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس جھیل سے میری کہانی شروع ہوئی اور اس جھیل سے ہی اور "
....." لوگوں کی کہانی شروع ہوگی

#قزح_اور_شفان_کا_آپ_سب_کو_الوداع---#

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

❤️ختم شدہ❤️

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین